عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوت

انٹرنیشنل

ہفت روزہ

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

ے ـ شمارہ ۱۶

مساوات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی نمونے

شاعری اسلام کی نظر میں

جنرل ضیاء ایک بلند کردار، باہمت اور مسلمان حاکم تھے

مغربی جرمنی میں 5 دن

تلخ شیریں یہ برطانیہ

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے منصوبے اور پروگرام

اہل خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد کی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ آنجناب کیلئے کسی تعارف کا محتاج نہیں اسلام کی دعوت اور تبلیغ، ناموس ختم نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اربوں روپے کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیوں میں بھی کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے اندرون و بیرون ملک مجلس کے مبلغ، دفاتر، مدارس، مساجد ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کیلئے وقف ہیں۔ مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے اور لاکھوں روپے کا فری لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے جامع مسجد ربوہ، دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنہ تکمیل ہیں لندن میں مرکز ختم نبوت قائم کر دیا گیا ہے اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کرنے کی کوششیں شروع ہیں اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقابلہ کی وجہ مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ کی رضا جوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے

آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات (زکواۃ، صدقہ فطر اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ) میں مجلس کا زیادہ سے زیادہ حصہ رکھیں گے۔ واجرکم علی اللہ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

(فقیر) **خان محمد**
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان
فون ۔ ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
ایم اے جناح روڈ پرانی نمائش کراچی ۳
فون ۔ ۷۱۱۹۲۱

کراچی والے حضرات اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹ ۔ الائیڈ بنک کھوڑی گارڈن میں بھی جمع کروا سکتے ہیں

ہفت روزہ
ختم نبوت
کراچی
انٹرنیشنل

جلد نمبر ۷ — ۳ تا ۹ صفر المظفر ۱۴۰۹ھ بمطابق ۱۶ تا ۲۲ ستمبر ۱۹۸۸ء — شمارہ نمبر ۱۶

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف الازہری
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ	ایم عبدالرحیم شاکر گڑھ
مری	قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاول پور	محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر	دین محمد فریدی
جھنگ	غلام حسین
ٹنڈو آدم	محمد راشد مدنی
پشاور	مولانا نور الحق نور
لاہور	طاہر رزاق، مولانا کریم بخش
مانسہرہ	سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد
لیہ	حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان	محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان	فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ	محمد متین خالد
منڈی بہاؤالدین	ملک محمد یاسین قادری
ملتان	عطاء الرحمان
سرگودھا	حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ)	نذیر احمد بلوچ
گجرات	چوہدری محمد خلیل

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند	انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب	پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب	برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب	بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب	متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب	جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب	برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب	کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب	فرانس

بیرون ملک نمائندے

قطر	قاری محمد اسماعیل رشیدی	اسپین	راجہ حبیب الرحمن	کینیڈا	
امریکہ	چوہدری محمد شریف گورایہ	ڈنمارک	محمد ادریس	ٹورنٹو	حافظ سعید احمد
دوبئی	قاری محمد اسماعیل	ناروے	میاں اشرف جاوید	ایڈمنٹن	عامر رشید
ابوظہبی	قاری وصیف الرحمن	افریقہ	محمد زبیر افریقی	مونٹریال	آفتاب احمد
لائبیریا	ہدایت اللہ شاہ	ماریشس	محمد اخلاص احمد	برما	محمود یوسف منظاہری
باربڈوس	اسماعیل قاضی	ٹرینیڈاڈ	اسماعیل ناخدا		
سوئٹزرلینڈ	اے۔کیو۔ انصاری	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ		
برطانیہ	محمد اقبال	بنگلہ دیش	محی الدین خان		

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ حضرت مولانا
...ان محمد صاحب مدظلہ
...ر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
...ا احمد الرحمن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
...و احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول
...بدالرحمن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت
...فظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر
...لمی مجلس تحفظ ختم نبوت
...مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
...مانش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۱۱۶۷۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GRE...
LONDON SW9 9 HZ
Ph: 01-737-819...

سالانہ چندہ
...۱۷۵ روپے — ششماہی/۸۵ روپے
...۴ روپے — فی پرچہ ۴/- روپے

بدل اشتراک
بیرونی ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
جنوبی امریکہ ۶۵۰ روپے
... ۴۰۰ روپے
... ۴۰۰ ″
... ۴۰۰ ″

عبدالرحمن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: افکار پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۲۰/اے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی

جنرل ضیا ایک بلند کردار اور باہمت مسلمان حاکم تھے

گذشتہ بدھ ۱۷ اگست ۱۹۸۸ء شام سہ پہر جناب صدر محمد ضیاء الحق کا مخصوص فوجی ساخت کا طیارہ سی ۱۳۰ اس وقت وہ تباہ ہوگیا جب وہ بہاولپور کے فوجی
پر فوجی مشقوں کے معائنے کے بعد واپس اسلام آباد کے لئے پرواز کر رہا تھا۔

مرحوم صدر ضیاء الحق نے ۱۹۷۷ء میں جس بحرانی دور میں ملک کی باگ ڈور سنبھالی اور جن مشکل مراحل سے گذرے یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں مخالف تو ہمیشہ خامیوں کی
تلاش میں رہتے ہی ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں گیارہ سالہ طویل اور دشوار گذار سفر میں کبھی بے یارو مددگار نہیں چھوڑا امتناع قادیانیت آرڈیننس ہی
لیجئے مسلم پنجاب اور اسود ہندی کی اولاد نے اپنی مخصوص روش سے بین الاقوامی سطح پر اپنی مظلومیت کا ڈھونگ رچانے کے لئے عالمی عدالت انصاف تک زور لگا
یہاں تک کہ بہادر امریکہ نے پاکستان کی امداد کو بھی قادیانی تحفظ کے ساتھ مشروط کر دیا گیا امریکہ نے کہا کہ جب تک مرزائیوں کی طرف سے یہ یقین دہانی نہ ہو جائے کہ
میں انہیں مکمل طور پر ارتدادی سرگرمیوں کی آزادی ہے۔ اس وقت تک پاکستان امداد کا مستحق قرار نہیں پائے گا لیکن اس مرد آہن نے بشری کمزوریوں کے باوصف ارباب
کے لئے یہ سبق چھوڑ کر اسلامی اصولوں پر سودا بازی کسی کلمہ گو مسلمان کا شعار نہیں ہو سکتا۔

جناب صدر کو اللہ تعالیٰ نے شہادت کے مرتبہ علیا سے سرفراز فرما کر جس مقبولیت سے نوازا ہے اس سے ان کی شخصیت کے حقیقی خدوخال نکھر کر سامنے آ جا
ہمارا ایمان ہے کہ زندگی و موت کا معاملہ طے شدہ ہے لمحہ بھر آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔ مگر ان کی زندگی کا چراغ گل کرنے والوں کو اس غلط فہمی میں نہیں رہنا چاہیے کہ
راستے کا پتھر صاف ہو گیا ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ جو ذات مرحوم ضیاء الحق کو ایک عام فوجی سے لا کر چیف آف آرمی اسٹاف، صدر پاکستان کے اعزاز اور پھر شہادت
حیات جاویدانی سے مشرف فرما سکتی ہے۔ وہ اس جیسے بیسیوں ضیاء الحق پیدا فرما کر دین اسلام کی حفاظت اور کفر و ضلال کی سرکوبی کا انتظام فرما سکتی ہے

ارباب اقتدار اور سیاسی تاجروں کو بھی غور فرمانا ہوگا کہ آخر اس سے پہلے بھی بہت سے لوگ لیلیٰ اقتدار کے ہم آغوش ہوتے اور پھر جدا بھی ہوئے لیکن انہیں اس قدر
تو کیا نصیب ہوتی۔ ان کی اکثریت ذکر خیر کی مستحق نہیں ٹھہر سکی۔ آخر کیوں؟

مرحوم کی زندگی میں ہم نے اُن کی بعض فروگذاشتوں کی نشاندہی بھی کی اور یہ ہمارا شعار ہے۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ وہ اونچے اخلاق و کردار کا مالک ایک باہمت مخلص
اسلام دوست دین دار مسلمان تھا۔

اس چند سالہ دور اقتدار میں اس نے اپنے تئیں پوری کوشش کی کہ اس بگڑے ہوئے آوے کو سدھار کر پاکستان کو ایک اسلامی ریاست میں ڈھال دے چنانچہ موصوف
اس سلسلے کے چند ایک ایسے اقدامات بھی کئے۔ اگرچہ ان کی رفتار سے اور طریق کار سے اہل حضرات کو اختلاف تھا مگر اس نے غالباً "نہ ہونے سے ہونا بہتر ہے" کے اصول
ہمیشہ مد نظر رکھا۔ اور وہ اس میں مسلمانوں اور پاکستان کی بقا کا راز مضمر سمجھتے تھے۔ ہمارے خیال میں ان کی مخالفت پاکستان اور اسلام کی مخالفت کے مترادف ہے کیونکہ
اور لادین طبقہ ان کے ایسے ہی اقدامات کی بنا پر ان کی جان کے درپے تھا۔ لہٰذا گورنمنٹ کو چاہیے کہ اس تخریبی گروہ کا سراغ لگا کر انہیں پاکستان اور اسلام دشمنی
کی بنا پر کیفر کردار کو پہنچایا جائے تاکہ آئندہ کسی کو اس قسم کی جرأت نہ ہو سکے۔

جب زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ

کاش ہم لوگ حضورؐ جیسے شفیق کے ارشادات کی قدر کرتے جو صرف مسلمان ہی کے لیے نہیں بلکہ ساری مخلوق کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے تھے۔ ان اصولوں پر عمل کرنا ساری ہی مخلوق کے لیے انتہائی فائدہ کی چیز ہے۔ مگر جب خود مسلمان اپنے اسلامی دعووں کے باوجود ان کی قدر نہ کریں تو دوسروں پر کیا الزام ہے۔ اور دوسروں کو کیا خبر کہ اللہ کی مجسم رحمت نے دنیوی آفات سے بچنے کے بھی کیسے کیسے زریں اصول پر متنبہ فرمایا ہے۔ اب بھی اگر ان اصولوں کو اہتمام سے پکڑ لیا جائے تو دنیا کو مصائب سے نجات مل جائے۔ مسلم حکیم ڈاکٹروں کا علاج غیر مسلم بھی کرتے ہیں اور غیر مسلموں کا علاج مسلم بھی کرتے ہیں اگر اس حاذق حکیم کے نسخہ پر لوگ عمل کریں تو کیسی راحت آرام سب کو مل جائے! اس جگہ مجھے زکوٰۃ کے متعلق وہ ایک احادیث پر متنبہ کرنا ہے کہ وہی اس جگہ مقصود ہے حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں حضورؐ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ اے مہاجرین کی جماعت پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر تم ان میں مبتلا ہو جاؤ اور میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تم ان میں مبتلا ہو۔ (تو بڑی آفات میں پھنس جاؤ) ایک تو یہ ہے کہ فحش بدکاری جس قوم میں بھی کھلم کھلا علی الاعلان ہونے لگے تو ان میں ایسی نئی نئی بیماریاں پیدا ہوں گی جو پہلے کبھی سننے میں نہ آئی ہوں۔ اور جو لوگ ناپ تول میں کمی کرنے لگیں گے۔ ان پر قحط اور مشقت اور بادشاہ کا ظلم مسلط ہو جائے گا۔ اور جو قوم زکوٰۃ کو روک لے گی ان پر بارش روک دی جائے گی۔ اگر جانور نہ ہوں تو ایک قطرہ بھی بارش کا نہ ہو (جانور چونکہ اللہ کی مخلوق ہیں اور بے قصور ہیں ان کی وجہ سے تھوڑی بہت بارش ہوگی) اور جو لوگ معاہدوں کی خلاف ورزی کریں گے ان پر دوسری قوموں کا تسلط ہو جائے گا۔ اور ان کے مال ومتاع کو لوٹ لیں گے۔ اور جو لوگ اللہ کے قانون کے خلاف حکم جاری کریں گے ان میں خانہ جنگی ہو جائے گی (ترغیب)

آج ہم لوگوں کو بڑے غور سے ان عیوب کو دیکھنا چاہیے کہ ان میں سے کون سا عیب ایسا ہے جس میں ہم مبتلا نہیں ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی غور کر لیں کہ جو آفات ان پر بتائی گئی ہیں، کونسی آفات ایسی ہے جو ہم پر مسلط نہیں ہے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ چیزیں پانچ چیزوں کے بدلہ میں ہیں۔ کسی نے عرض کیا یارسول اللہؐ! اس کا مطلب کیا ہے؟ حضورؐ نے فرمایا کہ جو قوم معاہدہ کی خلاف ورزی کرتی ہے اس پر دشمن غالب آجاتا ہے، اور جو لوگ اللہ کے قانون کے خلاف حکم کریں گے ان میں اموات کی کثرت ہوگی، اور جو لوگ زکوٰۃ کو روک لیں گے ان پر بارش بند کر دی جائے گی اور جو لوگ ناپ تول میں کمی کریں گے ان کی پیداوار کم ہو جائے گی اور قحط مسلط ہو جائے گا

(ترغیب)

اس حدیث شریف میں غالباً اختصار ہوا کہ تفصیل میں چار ہی چیزیں ذکر کی گئیں۔ اس حدیث پاک میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی پر اموات کی کثرت اور پہلی میں خانہ جنگی ارشاد ہوا ہے۔ دونوں چیزیں علیحدہ علیحدہ بھی ہو سکتی ہیں۔ اور خانہ جنگی سے اموات کی کثرت کا نمونہ آج کل تو آنکھوں کے سامنے ہے۔

حضرت علیؓ اور حضرت ابوہریرہؓ دونوں حضرات سے یہ حدیث نقل کی گئی کہ جب میری امت ان پندرہ عیوب میں مبتلا ہو جائے (منجملہ ان کے یہ بھی دونوں حدیثوں میں ہے کہ زکوٰۃ کا ادا کرنا تاوان بن جائے (یعنی ان کو ادا کرنا ایسا مصیبت ہو جائے جیسے تاوان ہوتا ہے یا وہ تاوان کی طرح سے وصول کی جاتے لگے) تو اس وقت سرخ آندھیاں، زلزلے، زمینوں میں دھنس جانا صورتوں کا مسخ ہو جانا، آسمانوں سے پتھر برسنا، ایسے لگاتار مصائب یکے بعد دیگرے نازل ہونے لگیں گے۔ جیسا کہ تسبیح کا دھاگہ ٹوٹ جائے اور اس کے دانے ایک ایک ہو کر گرنا شروع کر دیں۔

بقیہ: **معجزات**

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے، مقام عرج میں جب ہمارا پڑاؤ ہوا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ملنے گیا، دیکھتا ہوں کہ آنحضورؐ لشکر کے خیمے سے دور جنگل میں اکیلے بیٹھے ہیں میں آپؐ کے قریب پہنچا تو بڑا شور وشغب میں نے سنا ایسا معلوم ہوتا کہ بہت سے آدمی آپس میں جھگڑ رہے ہیں، میں وہیں ٹھہر گیا۔ میں نے سمجھا کہ غیب سے کچھ لوگ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں، اچانک آپؐ خود اپنی جگہ سے اٹھ کر مسکراتے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے، میں نے شور وہنگامہ کی وجہ پوچھی تو آپؐ نے فرمایا کہ مسلمان جنات اور کافر جنات کے درمیان جائے قیام کے بارے میں جھگڑا تھا میں نے فیصلہ کر دیا کہ مسلمان جنات حبشی میں اور کافر جنات غور میں قیام کریں اور ایک دوسرے سے نہ ملیں۔

اس واقعہ کے راوی کثیر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اس کے بعد ہمارے تجربہ میں یہ بات آئی ہے کہ حبش میں اگر کسی کو جن کا اثر ہوتا ہے تو شفا ہو جاتی ہے لیکن غور میں جسے آسیب ہوتا ہے وہ اکثر ہلاک ہو جاتا ہے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات یا پیشگوئیاں

سلسلہ وار مضمون

مولانا احمد سعید دھلوی

ابو نعیم نے خویلد ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک بت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک اس کے پیٹ سے آواز آئی :۔

"اب آسمانی خبروں کی چوری جو جن کیا کرتے تھے وہ ختم ہو گئی اب جنوں کو ستاروں سے مار بھگایا جاتا ہے، یہ اس لیے ہوا ہے کہ مکہ میں ایک احمد نام کے نبی پیدا ہوئے ہیں اور وہ یثرب (مدینہ) کی طرف ہجرت کریں گے۔ وہ نبی نماز، روزے، نیکوکاری اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے کا حکم دیتے ہیں"

خویلد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم یہ آواز سن کر اٹھ کھڑے ہوئے اور اس نبی کی تلاش کی، تو لوگوں نے خبر دی کہ پہنچ ہے۔ مکہ میں ایک نبی پیدا ہوئے ہیں ان کا نام احمد ہے۔

~~~~~~~~~~~~~

ابو نعیم ابن جریر، اور طبرانی وغیرہ نے بہت سی سندوں سے عربوں کے ایک بڑے سردار عباس بن مرداس سے روایت کی ہے یہ کہتے ہیں کہ میرے باپ نے اپنی موت کے وقت وصیت کی کہ جب تمہیں کوئی سخت مصیبت پہنچے تو ضماد نامی بت کی پوجا کر کے اپنی حاجت روائی چاہنا۔ اتفاق کی بات ہے کہ ایک دن میں اپنے رفقاء کے ساتھ ایک جنگل میں شکار کو گیا تھا دوپہر کے وقت آرام کے لیے میں اور میرے سب ساتھی ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے۔ اچانک یہ منظر میں نے دیکھا کہ سفید روئی کے گالے کی طرح ایک شتر مرغ ہوا پر سے اترا، اس شتر مرغ پر ایک بوڑھا آدمی سفید کپڑے پہنے ہوئے نظر آیا اس پیر مرد نے مجھ سے کہا کہ عباس بن مرداس! تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ آسمان کو اب چوکیداروں کی حفاظت حاصل ہے۔ زمین پر لڑائی پھیل گئی گھوڑے لڑائی کے لیے تیار ہو چکے، یہ نیکی کا راستہ جولا یا ہے، وہ پیر کے روز پیدا ہوا ہے، اس کے پاس قصواء نامی ایک اونٹنی ہے۔

عباس کہتے ہیں کہ میں یہ دیکھ کر ڈر گیا اور پریشانی کے عالم میں باپ کے بتائے ہوئے بت ضماد کے پاس گیا، اس کی طرف منہ کر کے بیٹھ گیا تا کہ میری پریشانی دور ہو، اچانک اس بت کے پیٹ سے چند اشعار کی آواز آئی، ان کا مطلب یہ تھا کہ :۔

" سلیم کے تمام قبیلوں سے کہدو کہ بت خانہ والے سب تباہ ہو گئے مسجدوں والے زندہ ہوئے ضماد بت بھی ہلاک ہوا اس کی لوگ پوجا کرتے تھے لیکن محمد کے نبی ہونے اور ان پر کتاب نازل ہونے کے بعد بتوں کی پوجا ختم ہو گئی۔ یہ نبی عیسیٰ مریم کے بعد نبوت کے وارث ہوئے، یہ خاندان قریش سے تعلق رکھتے ہیں اور صحیح راہ پر گامزن ہیں "

عباس کہتے ہیں کہ میں نے یہ قصہ لوگوں سے چھپایا اور کسی سے ذکر نہ کیا، انہی دنوں جبکہ کفار مکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ احزاب سے لڑ کر واپس ہو رہے تھے۔ میں مقام عقیق کی طرف اونٹ خریدنے گیا تھا، اچانک سخت آواز آسمان سے آئی، میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہی پہلا بوڑھا سفید کپڑے پہنے ہوئے شتر مرغ پر سوار نظر آیا، وہ کہہ رہا تھا کہ جو نور پیر کے روز منگل کی شب دنیا میں ظاہر ہوا ہے۔ بہت جلد اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہو کر ملک نجد پہنچے گا۔ عباس کا بیان ہے کہ اسی وقت سے دل میں اسلام کی ثابت عقیدت جم گئی۔

ابن سعد اور ابو نعیم کی روایت میں سعید بن عمرو ہذلی بیان کرتے ہیں، کہ میرے باپ نے ایک بت پر ایک بکری ذبح کر کے چڑھائی، اچانک اس بت کے پیٹ میں سے چند اشعار کی آواز آئی، جن کا مطلب یہ تھا کہ :۔

تعجب خیز بات یہ ہوئی ہے کہ عبد المطلب کی اولاد سے ایک ایسے نبی پیدا ہوئے جو زناکاری اور بتوں کے نام پر نذر و نیاز کو حرام کہتے ہیں، ان کے آنے کے بعد آسمانوں کی حفاظت ہونے لگی، اب ہم ستاروں سے مار بھگائے جاتے ہیں"

سعید کا بیان ہے کہ میرا باپ یہ آواز سن کر رکا گیا، کسی نے پیغمبر کا پتہ نہ دیا، جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ ہاں محمد بن عبداللہ بن عبد المطلب ہمارے یہاں اللہ کے پیغمبر بھیجے گئے ہیں تم ان پر ایمان لے آؤ۔

ابن سعد کی روایت میں جعفر بن قیس مرادی کا بیان ہے کہ حج کے لیے ہم چار آدمی جا رہے تھے راستہ میں یمن کے ایک جنگل میں جاتے جاتے چند اشعار کی آواز سنی گئی۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ " اے مسافرو! جب تم زمزم اور حطیم (کعبہ کا ایک گوشہ) پر پہنچو تو اللہ کے نبی محمد کو ہمارا پیغام کہہ دینا کہ ہم تمہارے دین کے پابند ہیں، ہم کو عیسیٰ بن مریم نے اس بات کی وصیت کی تھی یعنی جب احمد نبی آئیں تو تم سب ان پر ایمان لے آنا"

امام احمد، بزار، ابو یعلیٰ اور بیہقی وغیرہم نے بلال بن حارث سے روایت کی ہے کہ ہم ایک مرتبہ

باقی صفحہ پر
~~~~~~~~~~~~~

مساواتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی نمونے

ابوالقاسم غلام مصطفےٰ قاسمی ۔ کلورکوٹ

ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب ایک اعرابی (دیہاتی) بیٹھا ہوا تھا اور بائیں جانب حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ جیسے جلیل القدر صحابہ تشریف فرما تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دودھ آیا آپ نوش فرما چکے تو حضرت عمرؓ کا منشا تھا کہ بقیہ دودھ حضرت ابوبکرؓ کو عنایت ہو مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (نہیں) پہلے دائیں جانب والے کا حق ہے اور بچا ہوا دودھ اعرابی کو عنایت فرمایا۔

حضرت سعدؓ بن وقاص اپنے قبیلے کے سردار اور مالدار تھے، وہ شانِ امیری کی وجہ سے اپنے آپ کو غرباء سے اونچا تصور کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کہ خیال میں ہو) یہی غریب تو ہیں جن کے صدقے سے تم رزق پاتے ہو اور کھاتے پیتے ہو۔

ایک صحابی اپنا چشم دید واقعہ بیان کرتے ہیں کہ غرباء اور مہاجرین حلقہ بنائے بیٹھے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس حلقے میں شامل ہو گئے ۔ راوی کہتے ہیں میں بھی ان کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش خبری سنائی مہاجرین غرباء کو کہ وہ مالداروں سے پہلے جنت میں جائیں گے کتنے دن پہلے جائیں گے اس کے تعین میں متعدد روایتیں ہیں ۔ صحیح مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے یعنی فقراء مہاجرین اغنیاء سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ موتہ کیلئے تین ہزار صحابہؓ کو روانہ کرتے ہیں اور ان کا سردار حضرت زیدؓ بن حارثہ کو مقرر فرمایا ۔ یہ وہی زید ہیں جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد فرما کر اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا ۔ اور بہت عرصہ زید بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پکارا جاتا رہا ۔ بعد میں ممانعت آئی ۔ پھر ایک سریہ میں انہی کے بیٹے حضرت اسامہؓ بن زیدؓ کو امیر لشکر بنا کر روانہ فرمایا ۔ حالانکہ اس لشکر میں حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ جیسے تجربہ کار مجاہدین اور جلیل القدر صحابہ موجود تھے ۔ ان نورانی اور مقدس حضرات نے ان تفوق اور برتری کے تمام مقتضیات کو پس پشت ڈال دیا۔ اللہ اکبر ۔ کس شان کے لوگ تھے۔

بنی مخزوم قریش کا اعلیٰ اور دولت مند قبیلہ تھا ۔ اس قبیلہ کی ایک عورت جس کا نام فاطمہ تھا، چوری کی ۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع پہنچی تو آپ نے اس عورت کی دولت و وجاہت اور خاندانی علو و سیادت کا کوئی خیال نہ فرمایا ۔ فوراً ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ اس قبیلے والوں کو اس عورت کے اس فعل سے بہت شرم و حیا تھی دوسری طرف قطع ید سے ایسا دھبہ لگنے کا اندیشہ تھا جو کبھی مٹائے نہ مٹتا ۔ اسی بنا پر قریش نے صحابہ کرامؓ سے عرض کیا ۔ اس مجرم کی امتیازی شان کی وجہ سے امتیازی روا رکھا جائے تو بہتر ہے ۔ بعض صحابہؓ نے اس بات پر توجہ دی لیکن اس کی جرأت کوئی نہ کر سکا، کہ یہ درخواست بارگاہِ رسالت میں پیش کرے ۔ بالآخر اس معاملہ کیلئے حضرت اسامہؓ کو منتخب فرمایا کہ آپ سفارش فرما دیں ۔ عام خیال تھا کہ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے خاص انس و محبت ہے ۔ اس لئے توقع ہے کہ ان کی سفارش پر ملزمہ کی رعایت فرمائیں گے لیکن بجائے اس کے کہ حضور پُرنور کے قلب مبارک میں حضرت اسامہؓ کی محبت بھری سفارش اپنا کام کرتی ۔ اور محبت پر عدل و انصاف کو قربان کرا دیتی، سفارش سنتے ہی چہرۂ مبارک غصہ سے تمتمانے لگا ۔ نہایت برہمی سے فرمایا ” کیا تم خدا کی حدود میں سفارش کرتے ہو۔ آپ نے اسی پر اکتفا نہ کی بلکہ صحابہ کرامؓ کو جمع کر کے خطبہ دیا۔ اور اس میں ارشاد فرمایا :۔

”اے لوگو ! تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ ان میں سے جب کوئی چوری جیسے فعل کا مرتکب ہوتا اور وہ خاندان یا دولت کے لحاظ سے ذی مرتبہ ہوتا تو اس کو چھوڑ دیتے (یا خاص رعایت کرتے) اور اگر کمزور یا معمولی درجے کا مرتکب ہوتا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیتے تھے ۔ قسم ہے اس ذات وحدہٗ لاشریک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے (یہ تو فاطمہ مخزومیہ) کا معاملہ ہے اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا ۔ (خدا کی پناہ)

حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت فاطمہؓ سے غیر معمولی محبت تھی ۔ اس کے باوجود معاشرتی اور شرعی معاملات میں امتیازی شان ناپسند فرمائی ۔ اس کا اندازہ کرانے کیلئے ضمناً یہ واقعہ بھی پیش نظر ہے کہ حضرت فاطمہؓ کو گھر کا تمام کام خود کرنا پڑتا تھا ۔ گھر میں کوئی خادم وغیرہ نہ تھی ۔ ایک روز حضرت علیؓ کے اصرار پر ایک خادم کیلئے ابا جان کی خدمت میں درخواست کی ۔ آپ نے فرمایا ”اے میری بیٹی! صُفّہ والے غریب مسلمان تجھ سے زیادہ مستحق ہیں تم اس کی جگہ الحمدللہ، سبحان اللہ، اللہ اکبر پڑھ لیا کرو ۔ یہ خادم سے بہتر ہے ۔ بہر حال بارگاہِ نبوت میں امیر و غریب، آزاد و غلام سب یکساں تھے ۔ حضرت سیدنا بلالؓ، حضرت سیدنا صہیبؓ رومی، حضرت سیدنا سلمان فارسیؓ جو غلام تھے ۔ ان حضرات کا مرتبہ امراء و رؤساء سے کم نہ تھا ۔

ایک مرتبہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت بلالؓ اور حضرت سلمان فارسیؓ کو سخت اور ناگوار بات کہہ دی ۔ اس کی خبر بارگاہِ نبوت میں پہنچی تو آپ نے ارشاد فرمایا ”اے ابوبکرؓ! تم نے ان لوگوں کو ناراض تو نہیں کیا، ان کو ناراض کیا تو (گویا) حق تعالیٰ کو ناراض کیا ۔ یہ سن کر حضرت صدیق اکبرؓ سے

فوراً ان حضرات سے معافی چاہی ۔ سبحان اللہ!

ایک بار قریش کے چند سردار جن میں حضرت ابوسفیانؓ بھی تھے ۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ کی ملاقات کو گئے تھے ۔ اسی دوران حضرت بلالؓ ، اور حضرت صہیب رومیؓ بھی اسی غرض سے تشریف لائے ۔ حضرت امیر المومنینؓ نے سب سے اول حضرت بلال اور حضرت صہیب رومیؓ کو بلایا اور دوسرے سرداران قریش بیٹھے رہے ۔ حضرت ابوسفیانؓ کو یہ بات ناگوار گزری ۔ دوسرے سرداروں سے کہا ۔ دیکھ ہم یہاں بیٹھے ہیں اور غلاموں کو اجازت مل گئی ۔ ان میں ایک حق شناس تھا ۔ کہنے لگا ، یہ اپنا ہی قصور ہے ۔ ان حضرات فقراء کو یہ شرف حاصل ہے کہ انہوں نے ہم لوگوں سے قبل اسلام قبول کیا ۔ ظاہر ہے جو اسلام قبول کرنے میں آگے رہے وہ مرتبہ میں بھی آگے رہے ۔

کرامت
حضرت ابوبکر صدیقؓ

محمد طاہر جماعت ہشتم ۔ نوشہرہ صدر

ایک رات ابوبکر صدیقؓ کے گھر مہمان آئے ۔ حضرت ابوبکرؓ حضورؐ کی خدمت میں مدینہ طیبہ تھے ۔ عشا کی نماز کے بعد تک حضورؐ کے ساتھ رہے ۔ جب رات زیادہ گزر گئی تو مدینے سے باہر مکان پر تشریف لائے ۔ ابھی تک مہمانوں نے کھانا نہیں کھایا ۔ اپنے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰن پر بہت خفا ہوئے ۔ کھانا لایا گیا ۔ حضرت ابوبکرؓ نے سب سے پہلے بسم اللہ کہہ کر کھانے میں ہاتھ ڈالا ۔ پھر ان لوگوں نے بھی کھایا ۔ اس کھانے میں اس حد تک برکت ہوئی کہ ایک لقمہ اٹھاتے تھے تو نیچے سے بڑھ جاتا تھا یہاں تک کہ سب لوگ سیر ہو گئے اور کھانا جتنا تھا اس سے زیادہ ہو گیا ۔ حضرت ابوبکرؓ نے دیکھا تو اپنی بیوی سے فرمایا " یہ کیا معاملہ ہے ؟ انہوں نے کہا میری آنکھوں کی ٹھنڈک ۔

باقی صفحہ ۳۰ پر

شاعری اسلام کی نظر میں

از:۔ حافظ ارشاد احمد ـــــ ظاہر پیر

دین اسلام کامل و مکمل ہے ۔ اسلام نے زندگی سے موت تک کلیات و جزئیات کے تمام گوشوں پر اپنے نقطۂ نظر سے پوری پوری رہنمائی فرمائی ہے اور روشن دلائل بیان کئے ہیں ۔ اسلام کے ظہور سے قبل قبائل عرب کی شعر و شاعری اوج کمال تک پہنچی ہوئی تھی ۔ لیکن موسیٰ علیہ السلام کے دور کیطرح جیسے یہ سحر و جادو کے فن میں ماہر تھے مگر شرک و کفر میں مبتلا تھے ۔ ایسے ہی عرب قبائل جہالت، کفر و شرک کے باعث ان کے شعراء کا کلام بھی پست خیالات ' گفتنی و ناگفتنی باتوں پر مشتمل ہوا کرتا تھا ـــــ اسلام آیا تو سنجیدگی کو ساتھ لایا ۔ " خُذْ مَا صَفَا دَعْ مَا كَدِرَ " کا پیغام لایا ، اسلام اپنے ماننے والوں کو لغویات ، کذبات ، آوارگی بے ہودگی اور ہوس پرستی وغیرہ سے بہت تاکید کے ساتھ روک دیتا ہے ۔ اس لئے شاعرانہ بے ہودگی اور آوارہ کلام کی بھی اسلام نے آتے ہی حوصلہ شکنی کی ۔ البتہ اچھے کلام کی بھرپور حوصلہ افزائی فرمائی جس شاعر کے کلام میں کذب و افتراء ، عشق و استہزاء حد سے بڑھ کر مدح یا قدح ، کفر و شرک اخلاقِ رذیلہ یا توہین توحید و رسالت جیسے تصورات تھے ۔ اسلام نے ان شعراء کی بھرپور مذمت کی ۔ ارشادِ خداوندی ہے ۔ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ۝ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ۝ (القرآن)

ترجمہ :۔ اور شاعروں کی بات پر چلیں وہی جو بے راہ ہیں ۔ تو نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر میدان میں سر مارتے پھرتے ہیں ۔ اور یہ کہ وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے ۔ (ترجمہ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ)

مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ شعر پڑھو تو معلوم ہو کہ رستم سے زیادہ بہادر اور شیر سے زیادہ دلیر ہوں گے اور جا کر ملو تو پرلے درجے کے نامرد اور بزدل ہو کر دیکھو تو مٹے کٹے ہیں اور اشعار پڑھو تو خیال ہو کہ نبضیں ساقط ہو چکی ہیں ۔ قبض روح کا انتظار ہے ۔ حالانکہ ان کے جھوٹ کا نقشہ کھینچا ہے اور خوب نقشہ کھینچا ہے !

غرض ایک پیغمبر خدا اور وہ بھی خاتم الانبیاء سے اس جماعت کو کیا لگاؤ ۔ اسی لئے فرمایا " وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۝ " آپ کی جو بات تھی تکی تلی جچی تلی بادن تولے پاؤ رتی تحقیق کی ترازو میں تلی ہوئی پھر جو بات آپکی زبان مبارک سے سنی جاتی تھی وہی عمل میں بھی آنکھوں سے نظر آتی تھی بھلا شاعر ایسے ہوتے ہیں ؟ اور شاعری اسے کہتے ہیں ؟ حاشا ثم حاشا ۔ (تفسیر عثمانی)

اسی طرح جیسے قرآن کریم میں بے ہودہ اشعار کی مذمت ہے بعینہٖ احادیث مقدسہ میں بھی موجود ہے ۔ ایک بار کا واقعہ ہے کہ آپ عرج کے مقام سے گزر رہے تھے تو ایک شاعر شعر گنگناتا ہوا سامنے سے گزرا تو آپ نے فرمایا ، اس شیطان کو پکڑو کیونکہ کسی شخص کے سینے کا پیپ سے بھر جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں (خلاف اسلام) سے بھرا ہوا ہو ۔ (بروایت ابوسعید خدریؓ مسلم شریف)

ایک حدیث میں جو کنز العمال کی آٹھویں جلد میں ہے ۔ آپؐ نے یوں ارشاد فرمایا کہ " شیطان جب زمین پر اتارا گیا تو کہا اے پروردگار ! آپ نے مجھے زمین پر اتارا اور مردود بنا دیا لہٰذا میرے لئے کوئی گھر بنا دے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا " حمام تیرا گھر ہے " ابلیس نے کہا یا اللہ !

میرے بیٹھنے کی جگہ؟ فرمایا "بازار" ابلیس نے کہا "یاالٰہی! میرا کھانا۔" فرمایا "جس کھانے میں میرا ذکر نہ ہو (یعنی بسم اللہ نہ پڑھی جائے) ابلیس نے کہا یارب! میرا فن؟ فرمایا "مزامیر (آلات موسیقی) ابلیس نے کہا میرا جال؟ فرمایا "عورتیں" (کنزالعمال)

ایک بار کسی نے دریافت فرمایا "یارسول اللہ! اشعار کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے فرمایا "حَسَنُہٗ حَسَنٌ وَقَبِیْحُہٗ قَبِیْحٌ" - یعنی اچھا شعر اچھا ہے اور برا شعر برا ہے۔

اگرچہ سیدنا فاروق اعظم خلیفۃ المسلمین سے بھی بعض عمدہ اشعار منقول ہیں مگر آپ کا یہ فرمان بھی منقول ہے کہ "شاعری ان لوگوں کا علم ہے جن کے پاس اس سے عمدہ علم نہ ہو (کتاب الحمد) اس لئے آپؓ بے ہودہ، لغو شاعری کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ روایات میں آیا ہے کہ آپ نے ایک شاعر کو محض اس لئے گرفتار کر لینے کا حکم دیا تھا کہ وہ بیہودہ اشعار تخلیق کیا کرتا تھا۔ نیز منقول ہے کہ سیدنا عمرؓ نے اپنے گورنر عدی کو اپنے عہدہ سے اس لئے ہٹا دیا تھا کہ وہ بیہودہ اشعار کہتا تھا۔

علامہ عینی فرماتے ہیں کہ شعر کو فضیلت اور خوبی کی بات نہ سمجھو، "شعر فتنہ و فساد کے سوا کچھ نہیں"۔ ہجوگوئی، بہتان طرازی، مرثیہ گوئی، نوحہ گری، ناراضگی، کینہ پروری اور مدح سرائی، دریوزہ گری۔

دوسری قسم عمدہ اشعار کی ہے۔ عمدہ اشعار سے مراد ایسے اشعار ہیں جن میں توحید رب العالمین، رسالت خاتم النبیین، مدح صحابہ کرام، اصلاح معاشرہ، اصلاح عقائد و اعمال اور قرآن و سنت کے مطابق شعراء اسلام کا پاکیزہ کلام جو ہر قسم کی لغویت اور بے ہودگی سے پاک ہوں، ایسے اشعار اسلام میں صرف جائز ہی نہیں بلکہ قابل تقلید اور لائق تحسین ہیں چنانچہ خود قرآن کریم میں برے اشعار کی مذمت کے آگے اللہ رب العالمین صالح شعراء کو مستثنیٰ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں "اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ الخ۔

مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور کام کئے اچھے اور یاد کی اللہ کی بہت اور بدلہ لیا اس کے پیچھے کہ ان پر ظلم ہوا

شیخ الاسلام علامہ مولانا شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں۔

"مگر جو کوئی شعر میں اللہ کی حمد کہے یا گناہ کی برائی کرے یا کافر اسلام کی ہجو کریں اور یہ اس کا جواب دے یا کسی نے اس کو ایذا پہنچائی اس کا جواب حد اعتدال سے دیا ایسا شعر عیب نہیں چنانچہ حضرت حسانؓ ابن ثابت وغیرہ ایسے ہی اشعار کہتے تھے اسی لئے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے حسانؓ! جواب دے۔

اور حضرت روح القدس تیرے ساتھ ہے (تفسیر عثمانی)

سیدنا حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی جس طرح بے ہودہ اور لغو کفریہ شرکیہ اشعار کی مذمت فرمائی ہے۔ وہاں عمدہ اور اچھے اخلاق سے متعلق اشعار اور شعراء کی تحسین بھی فرمائی ہے۔

سیدنا حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریمؐ نے فرمایا "سب سے سچا کلام جو کسی شاعر نے کہا وہ لبید کا کلام ہے ؎

الا کل شیء ما خلا اللہ باطلٌ

سن لو کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر سب چیز مٹنے والی ہے (مشکوٰۃ شریف)

سیدنا حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً" بلاشبہ بعض اشعار حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔ (بخاری شریف) نیز حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریمؐ نے جنگ قریظہ میں حضرت حسانؓ بن ثابتؓ سے فرمایا "مشرکین کی ہجو کرو کیونکہ سیدنا جبرئیل علیہ السلام تیرے ساتھ ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف) ــــ اس کے علاوہ حضرت عمرو بن زیدؓ حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے سوار تھا تو اس سفر میں آپ نے فرمایا کہ اے عمرو کچھ اچھے اشعار سناؤ۔" تو راستہ بھر آپ اپنے اس صحابی سے توحید و آخرت اور رسالت سے متعلق اشعار سن کر خوشی کا اظہار فرمایا۔ منقول ہے کہ اس سفر میں آپ نے پورے سو اشعار سنے (مسلم) اور آپ خود بھی بعض مواقع پر اچھے اشعار پڑھا کرتے تھے۔ جیسے حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ خندق کے موقع پر جب باقی صحابہؓ کی مانند مٹی اٹھا رہے تھے اور آپ کا بطن مبارک گرد آلود ہو گیا اس وقت آپ یہ اشعار پڑھ رہے تھے ؎

وَاللّٰهِ لَوْلَا مَا اهْتَدَیْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا
فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَةً عَلَیْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَیْنَا

سیدنا حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ مہاجر و انصار خندق کھود کر مٹی اٹھاتے وقت یہ شعر گنگنا رہے تھے ؎

نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَی الْجِهَادِ مَا بَقِیْنَا اَبَدًا

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ السلام حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے یوں جواباً فرما رہے تھے ؎

اَللّٰهُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃ
فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَۃ

(مشکوٰۃ، بخاری)

سیدنا حضرت حسانؓ شاعر اسلام تھے، مسلم شعراء سے اسلام کا دفاع کرتے تھے اور حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔

"اے حسانؓ! میری طرف سے جواب دے"

حضرات خلفائے راشدین اور دیگر اجلہ صحابہ کرام سے بھی بڑے اچھے اچھے اشعار منقول ہیں۔

سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ سے منسوب ہے کہ "ایک مکمل دیوان کے مصنف تھے۔ مگر حقیقت اس کے خلاف۔ محققین کا خیال ہے کہ حضرت علی المرتضیٰؓ نے کبھی کوئی شعر نہیں کہا سوائے دو شعروں کے۔"

سیدنا حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری قدس سرہ العزیز نے اس پرانی رائے کا اظہار یوں فرمایا ہے کہ "اگر انسان اپنے مافی الضمیر کو بہتر سے بہتر حسین سے حسین اور مختصر الفاظ میں اس ترتیب کے ساتھ بیان کرے کہ اس میں ترنم پیدا ہو جائے تو یہ شعر ہے (سواطع الالہام)

نیز سیدنا امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔ ؎

ولولا الشعر بالعلماء یزری
لکنت الیوم اشعر من لبید

یعنی اگر شعر گوئی کا پیشہ علماء دین کیلئے باعث تحقیر نہ ہوتا تو میں آج لبید بن ربیعہ عامری رضی اللہ عنہ سے بڑا شاعر ہوتا۔

آخر میں حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دو عربی شعر تبرکاً حاضر خدمت ہیں۔ ؎

شکوت الی وکیع سوء حفظی
فاوصانی الی ترک المعاصی
فان العلم نور من اللہ
ونور اللہ لا یعطی لعاصی

یعنی میں نے اپنے شیخ حضرت وکیع علیہ الرحمۃ سے حافظہ کی خرابی کی شکایت کی تو فرمایا کہ معاصی کے امور ترک کر دو۔ اس لئے کہ علم عطائے الٰہی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی عطاء نور علم کسی گناہگار کو نہیں بخشتا۔

مغربی جرمنی میں 5 دن

رپورٹ
محمد رفیق الزمان
فرانکفرٹ۔ مغربی جرمنی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دو رکنی وفد جو مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت اور مولانا منظور احمد الحسینی پر مشتمل تھا۔ ۱۲ جولائی ۱۹۸۸ء کو پانچ روزہ دورے پر فرینکفرٹ پہنچا۔ یہ ایک معلوماتی دورہ تھا۔ جو پاک محمدی مسجد فرینکفرٹ کی انتظامیہ کی دعوت پر کیا گیا۔ وفد نے اپنے دورے کے دوران مسلمانوں سے ملاقاتیں کیں۔ جلسہ ختم نبوت سے خطاب کیا۔ جمعہ اور عیدالاضحیٰ کی امامت کے علاوہ ان اجتماعات میں تقاریر بھی کیں۔

۲۲ جولائی کو پاک محمدی مسجد میں جمعہ کے اجتماع سے مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی جزو ہے۔ اس عقیدے کے تحفظ کے لئے آج تک مسلمان بے پناہ قربانیاں دیتے چلے آئے ہیں۔ ۱۲۰۰ صحابہ کرامؓ نے اسی عقیدہ کے تحفظ کے سلسلے میں یمامہ کے میدان میں جام شہادت نوش کیا جس میں سے ۷۰۰ صحابہ قرآن کے حافظ تھے۔ جبکہ جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے ماننے والے ۲۸ ہزار میدان کارزار میں جہنم واصل ہوئے اور مسیلمہ بھی مارا گیا۔

انہوں نے کہا کہ اس عقیدہ ختم نبوت پر ۱۰۰ آیات قرآنی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ۲۱۰ احادیث شاہد ہیں۔ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تیس کے لگ بھگ دجال اور کذاب پیدا نہ ہوں۔ جن میں ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ نیز ارشاد فرمایا "قریب ہے کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے۔ ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا پورا امت کو خبردار کر دیا ہے کہ میرے بعد جو جھوٹے مدعیان نبوت پیدا ہوں گے وہ پہلے علماء میں اسلام سے علیحدگی کا اعلان کرنے کے بجائے دجل و فریب سے کام لیتے ہوئے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کریں گے۔ پچھلی صدی بھی ایسا ہی دجالوں میں سے ایک مرزا غلام احمد قادیانی دجال نے جھوٹی نبوت کا ڈھونگ رچایا۔ سو سال سے علماء کرام مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ ہم بھی آپ کے پاس اس کی جھوٹی نبوت کی حقیقت بتلانے آئے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ایمان کے دو حصے ہیں (۱) اعتقادی، (۲) عملی اس کو کہتے ہیں جس میں عملی زندگی سے متعلق احکام پر عمل کرنے کا کہا گیا ہو۔

پھر اس میں بہت سے شعبے ہیں۔ عبادات، اخلاقیات، معاملات و معاشرت اور سیاست و حکومت کا شعبہ وغیرہ۔

اعتقادی حصہ بہت بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ جیسے اللہ پر ایمان رکھنا، اس کے رسولوں، کتابوں، فرشتوں اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنا۔ اسی طرح ختم نبوت بھی ایک عقیدہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اعمال میں کوتاہی اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل معافی ہے مگر عقائد میں ذرہ برابر کوتاہی بھی برداشت نہیں۔

انہوں نے کہا ہم نے سنا ہے یہاں مغربی جرمنی میں کچھ لوگ سیاسی پناہ حاصل کرنے کی خاطر قادیانیت کا نام لے رہے ہیں۔ ہم یہ واشگاف الفاظ میں بتلا دینا چاہتے ہیں کہ جن لوگوں نے ایسے فارم پُر کر کے مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت اور مسیحیت کو تسلیم کیا ہے ایسے لوگ اسلام سے خارج ہو چکے ہیں۔ ان کو چاہیے کہ وہ اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کریں۔

خطبہ جمعہ اور نماز مولانا منظور احمد الحسینی نے پڑھائی۔ بعد
ازاں ایک نوجوان نے علیحدگی میں ملاقات کی اور کہا کہ میرے ساتھ وہی
سانحہ ہو چکا ہے جو تقریر میں جمعہ سے پہلے بیان کیا گیا۔ میں نے سیاسی
پناہ کی خاطر قادیانیوں کا فارم پُر کر دیا تھا۔ اور کہہ دیا تھا کہ میں
قادیانی بن گیا ہوں۔ اور مرزا قادیانی کو مسیح مانتا ہوں چنانچہ اس
سے ایمان کی تجدید کرائی اور ہدایت کی گئی کہ وہ اپنے نکاح کی بھی
تجدید کرے۔ وہ اپنے اس فعل پر بہت شرمندہ تھا۔

۲۳ جولائی ۱۹۸۸ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز ظہر عظیم الشان
جلسہ ختم نبوت منعقد ہوا۔ جس میں دو بجے سے ساڑھے چھ بجے تک یہ جلسہ
جاری رہا۔ مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے اپنے تفصیلی خطاب میں کہا
کہ ہم بہت دور سے ایک اہم مسئلہ لے کر آپ حضرات کی خدمت میں
یہاں پہنچے ہیں۔ وہ مسئلہ عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کا ہے۔ اسلام
کی عظمت آپ حضرات کے دل میں ہے جس کی بنا پر آپ جوق در
جوق یہاں پہنچے ہیں۔ ہم اعمال میں گنہگار ہیں۔ لیکن جس مشن اور کام
کو لے کر ہم نے سفر شروع کیا ہے وہ بہت اونچا ہے۔ ساری دنیا
کی محبتوں اور عزتوں کے مقابلے میں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت
و محبت کا پلڑا بھاری ہے۔ انہی محبتوں اور عزتوں کے کئی نظاروں
میں سے ایک نظارہ ہمیں جنگ احد میں نظر آتا ہے جب کفار چاروں
طرف سے ہجوم کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ آور تھے۔ اور جاں نثار
صحابہ کرام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ڈھال بنے ہوئے تھے تیروں،
نیزوں اور تلواروں کے وار اپنے جسموں پر لے رہے تھے۔ یہی جذبہ ہم میں
بھی موجود ہونا چاہیے۔

آپ نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت میں پختگی نہایت ضروری ہے۔
اگر کوئی مسلمان اعمال میں کمزور ہے تو ایک نہ ایک دن سزا بھگت
کر جنت میں ضرور جائے گا۔ یا اللہ چاہیں تو معاف کر دیں گے۔ مگر عقیدے
میں کمزوری آگئی مثلاً اسلام کے کسی ایک عقیدے میں۔ ایک کو بھی چھوڑ
بیٹھا۔ اسی حالت میں مر گیا تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہے گا۔
آپ کے عقائد میں ایسی پختگی ہو کہ آپ کو کوئی بھی نہ ہلا سکے۔ عقیدہ
ختم نبوت میں مضبوطی بہت ضروری ہے۔ اس عقیدے میں تزلزل
پیدا کرنے کے لئے قادیانی بھرپور کوشش کر رہے ہیں مگر آپ اس
عقیدے میں لوہے کی لاٹھی کی طرح نہایت مضبوط رہیں۔ حضور صلی اللہ

علیہ وسلم نے احادیث میں جھوٹے مدعیان نبوت کے بارے میں خبر دے
رکھی ہے۔ انہی میں ایک مرزا غلام احمد ہے۔ قادیانی ٹولہ مرزا قادیانی
کو مہدی مسیح بہت کچھ مانتا ہے مگر ۱۴۰۰ سو سال پہلے آپ صلی اللہ علیہ
وسلم نے قیامت کی سب علامات بتادی ہیں مرزا قادیانی میں ان
میں سے کوئی بھی نہیں پائی جاتی۔ میں ایک مثال دیتا ہوں۔ اگر کوئی
شخص اپنے دوست کو فون کرے کہ میں فلاں شخص کو بھیج رہا ہوں
اس نے سفید رنگ کا جوڑا زیب تن کیا ہوگا۔ سر پر سفید رنگ کی ٹوپی
ہوگی۔ پاؤں میں ایسا جوتا ہوگا۔ کالی داڑھی ہوگی وغیرہ۔ ساتھ ہی
ساتھ رقم بھی دے رہا ہوں۔ اس کو خرچ کر دو۔ بزرگ مارک دے دینا۔
کیا وہ شخص کسی اور کو وہ پیسے دے سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

انہوں نے کہا کہ پچھلے دنوں ارشاد خلیفہ نامی ایک شخص نے
امریکہ میں نبوت کا دعویٰ کر دیا ہے تمام قادیانیوں کو چاہیے کہ وہ اس
کی بیعت کر لیں۔ مگر میں وثوق سے کہتا ہوں کہ یہ ہرگز اس کی بیعت
نہیں کریں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ مرزا قادیانی کو "آخری
نبی" سمجھتے ہیں نعوذ باللہ۔ جب ان سے ایسی بات کی جائے تو
کہتے ہیں کہ نبوت بند ہے کسی اور کو ہم مرزا قادیانی کے بعد ماننے
کے لئے تیار نہیں جب ہمارے آقا محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باری آتی
ہے تو جھٹ کہہ دیتے ہیں کہ نبوت جاری ہے کھڑکی کھلی ہوئی ہے۔
ایک کیا ہزاروں نبی بھی آسکتے ہیں۔ انہوں نے کہا اگر کسی شخص کو کہا جائے
کہ میرا اتر اباپ ہوں جبکہ اس کا باپ زندہ سلامت ہے تو وہ اس

خیر الفتاویٰ (جلد اول)
مرتبہ: مولانا مفتی محمد انور
نیا ایڈیشن شائع ہو گیا ہے
چند امتیازی خصوصیات:
قدیم و جدید فتاویٰ کا جامع
چالیس سالہ علمی تحقیق و تدقیق سے انتخاب
افراط و تفریط میں راہِ اعتدال
مسلکِ اہلِ سنت و الجماعت دیوبند کا ترجمان
ہر فتویٰ با دلیل، ہر دلیل باحوالہ
پہلا ایڈیشن ایک ماہ کی قلیل مدت میں ختم ہو کر اربابِ تحقیق سے سندِ قبول پا چکا ہے
جلد آرڈر بک کرائیں تاکہ تیسرے ایڈیشن کے انتظار کی زحمت نہ اٹھانی پڑے۔
قیمت مع ڈاک خرچ -/۱۲۵ روپے بذریعہ وی پی طلب کریں۔
ملنے کا پتہ: مکتبۃ الخیر
جامعہ خیر المدارس ملتان
فون ۴۴۴۴۰/۳۲۷۸۳

بات کو برداشت نہیں کرے گا۔ اور نہ ہی اس کو رواداری پر محمول کرے گا۔ دنیا کا یہ اصول ہے اور ہر جگہ چلتا ہے کہ کوئی کمپنی اپنی ساکھ کو خراب نہیں ہونے دیتی۔ ملتا جلتا نام تک نہیں رکھنے دیتی

کسی متعصب انگریز نے لندن میں ہمارے ایک دوست سے کہا کہ آپ قادیانیوں کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہیں۔ ہمارے دوست نے ان کو مثال دے کر سمجھایا کہ لندن میں ایک بہت بڑا شاپنگ سنٹر ہے جس کا نام HARODS ہے جہاں سے ملکہ شاپنگ کرتی ہے۔ اگر کوئی شخص اسی شاپنگ سنٹر کے مقابلے میں HERRODS کے نام سے دکان کھول لے تو یہ بات کمپنی کے لئے ناقابل برداشت ہوگی اور اس کمپنی کے مالکان دوسری کمپنی کے خلاف قانونی چارہ جوئی کریں گے۔ ٹھیک اسی طرح مرزا غلام احمد نے نہ صرف نبوت کا دعویٰ کیا۔ بلکہ نعوذ باللہ خود محمد ہونے کا دعویٰ کیا۔ کون بے غیرت مسلمان ہوگا جو اس بات کو برداشت کرے گا۔

انہوں نے کہا کہ یہاں لوگ اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتے اگر یہ لوگ (قادیانی) بھی مسلمان کہنا چھوڑ دیں تو جھگڑا ختم ہو جائے گا وہ تمام دنیا میں اعلان کر دیں کہ ہم قادیانی مرزائی غیر مسلم ہیں ہمارا اسلام سے کوئی تعلق نہیں تو مسئلہ حل ہو جائے گا۔ اور اگر وہ بدستور اپنے آپ کو مسلمان کہتے رہیں گے تو مجبوراً ہمیں قادیانیت کی حقیقت بتلانے کے لئے کام کرنا پڑے گا۔

مولانا منظور احمد الحسینی مرزا قادیانیوں کی پیش گوئیوں کے بارے میں کہا کہ اس کی تمام پیش گوئیاں جھوٹی نکلیں مرزا نے کہا تھا کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔ مکہ اور مدینہ کی تو اس کو ہوا بھی نہ لگی تھی مرزا نے کہا تھا کہ عبداللہ آتھم پندرہ مہینے میں مر جائے گا مگر یہ دوسرا محمدی بیگم والی پیشگوئی میں ناکام رہا۔ مکہ اور مدینہ میں ریل چلے گی یہ بات بھی غلط نکلی وغیرہ۔

انہوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کے کارنامے بیان کرتے ہوئے کہا کہ مرزا قادیانی اس کسوٹی اور معیار کے لحاظ سے بھی جھوٹا نکلتا ہے حضرت مسیح کا باپ نہ ہوگا۔ وہ عام ضابطے کے خلاف اپنی والدہ سے پیدا ہوں گے لیکن مرزا کا باپ غلام مرتضیٰ تھا اور ماں کا نام چراغ بی بی۔ حضرت عیسیٰ حاکم ہوں گے مگر مرزا قادیانی انگریز کی حکومت کا غلام ہے حضرت عیسیٰ عادل ہوں گے عدل اللہ کے قانون چلانے کا نام ہے۔ مرزا کے وقت شرعی قانون بند تھا اور انگریز کا قانون خود اس پر اور اس کے مریدوں پر بھی نافذ تھا حضرت عیسیٰ صلیبی قوت کو پاش پاش کر دیں گے مگر مرزا قادیانی کے دور میں ان کا غلبہ ہوا بلکہ خود اس کے باپ نے قوت کو مدد پہنچائی۔

حضرت عیسیٰ کے دور میں خونریزی کا خاتمہ ہوگا مگر مرزا کے دور میں اضافہ ہوا حضرت عیسیٰ حج اور عمرہ کریں گے مگر مرزا قادیانی کو حسرت تک حج نصیب نہ ہوا جب حضرت عیسیٰ نزول فرمائیں گے تو دو کپڑے زرد رنگ کے پہنے ہوئے ہوں گے مگر مرزا نے اس سے دو بیماریاں مراد لیں۔ حضرت عیسیٰ دجال کو قتل کریں گے مگر مرزا قادیانی کے نزدیک دجال انگریز اور پادری ہیں وغیرہ۔

انہوں نے کہا کہ مرزا قادیانی حرام خور، دوزخ کے باز، وعدہ خلافی کرنے والا اور جھوٹ بولنے والا تھا۔ اس نے ۵۰ جلدوں کا وعدہ کر کے پانچ پر لوگوں کو ٹرخا دیا۔ نیز انہوں نے ثابت کیا قادیانی ایک فرقہ نہیں ہے بلکہ علیحدہ امت ہے کیونکہ نبوت سے امت بدل جاتی ہے۔ جب مرزائیوں نے اپنا "نبی" علیحدہ بنا لیا تو فرقہ نہ رہا مولانا نے کہا کہ ہم نے مرزا طاہر کا مباہلے کا چیلنج قبول کر لیا ہے مگر اس کی طرف سے ابھی تک وقت کا تعین نہیں ہوا انہوں نے کہا کہ ہم یہاں حق و باطل میں فرق بتلانے کے لئے آئے ہیں بھولے بھالے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ہم نے مسلمان بھائیوں سے ملاقات کر کے ان پر قادیانیت کی حقیقت کھول دی ہے۔

۲۳ جولائی کو عید الاضحیٰ کے بعد یکے بعد دیگرے تین کامیاب اجتماع ہوئے تینوں اجتماعات سے مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی نے خطاب کیا جبکہ پہلے اجتماع کی امامت پاک الحمدی مسجد کے امام جناب الحاج عبدالرحمٰن نے کی۔ دوسرے اجتماع کی امامت مولانا منظور احمد الحسینی نے کی اور تیسرے اجتماع کی امامت مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے کی۔ تقریروں کے دوران عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قربانی کے فضائل اور مسائل بیان کئے گئے اور فتنہ قادیانیت سے متعلق آگاہ کیا گیا۔

۲۵ جولائی کو مغرب کے بعد وفد کے اعزاز میں جناب محمد شریف صاحب نے ایک پر تکلف عشائیہ دیا جس میں نوجوان جدید تعلیم یافتہ مسلمانوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس موقع پر [illegible] جاتے ہوئے انہوں نے دینی، علمی اور قادیانیت کے موضوع پر مختلف سوالات کئے جن کا ان کو تسلی بخش تفصیلی جواب دیا گیا

۲۶ جولائی کو مجلس تحفظ ختم نبوت کا وفد پان امریکن ایئر ویز کے ذریعے لندن روانہ ہو گیا جو الحمد للہ خیریت سے لندن پہنچ گیا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنڈالوالہ
تحصیل کلورکوٹ ضلع بھکر
کے زیر اہتمام
تیسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس
بتاریخ ۲ اکتوبر، بروز اتوار
امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ
کی زیر صدارت منعقد ہو رہی ہے
جس میں مرکزی راہنما اور علماء کرام شرکت کریں گے

ختم نبوت زندہ باد
ھوالشافی
مطب صدیقی
تشخیص فارم منگانے کے لئے
جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی - حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

آپ کے مسائل

ضبط وترتیب: منظور احمد الحسینی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

وقوف عرفات

ایک صاحب ۔ ۔ ۔ ۔ سعودیہ

س :۔ زید ۹ ذالحجہ کو عرفات گیا معلومات نہ ہونے کیوجہ سے مغرب سے آدھا گھنٹہ یا چند منٹ قبل عرفات کی حدود سے باہر نکل گیا کیا دم لازم ہوگا ؟

ج :۔ غروب آفتاب تک وقوف واجب ہے اس لئے اس شخص پر دم لازم ہوگا۔

س :۔ زید ۱۰ ذی الحجہ کے دن کو طواف زیارت نہ کر سکا رات کو طواف زیارت کیا، کیا اس کے لئے بھی دم دینا ہوگا۔

ج :۔ اس پر دم نہیں۔

س :۔ زید طواف وداع کئے بغیر میقات سے باہر چلا گیا تو اس کو کیا کرنا چاہیئے ؟

ج :۔ واپس آکر طواف وداع کرے۔ ورنہ دم لازم ہوگا۔

س :۔ بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے ان کو سلام علیکم کہہ دو کوئی جواب ہی نہیں دیتے یا صرف سر ہلا دیتے ہیں ایسے لوگوں پر سلام علیکم کہنا چاہئے یا نہیں ؟

ج :۔ سلام کا جواب دینا واجب ہے اگر معلوم ہو کہ وہ جواب نہ دیں گے تو ان کو سلام نہ کہا جائے تاکہ وہ ترک واجب پر گناہ گار نہ ہوں۔

س :۔ ہم نے یہاں کئی سعودی لوگوں کو جوتوں سمیت نماز پڑھتے دیکھا ؟

ج :۔ جوتے پاک ہوں تو نماز جائز ہے۔ ورنہ نہیں۔

س :۔ سعودی عرب میں سب ممالک کے لوگ رہتے ہیں مسلم بھی غیر مسلم بھی۔ کوئی بھی مسلم ممالک کے افراد کو یہ لوگ رفیق کہہ کر بلاتے ہیں۔ اور غیر مسلم کو صدیق کہہ کر بلاتے ہیں حد تو یہ ہے کہ سرکاری ابلاغ عامہ بھی غیر مسلموں کو صدیق کہہ کر فخر محسوس کرتے ہیں اس وجہ سے قدرتی طور پر ہمارے دل میں ان لوگوں کے لئے نفرت پیدا ہو گئی ہے۔ مہربانی فرما کر اس مسئلے پر روشنی ڈالیں کیا ان کی یہ حرکتیں ٹھیک ہیں یا غلط ہمارے دل میں جو نفرت پیدا ہوئی ہے یہ بجا ہے یا کہ بے جا ؟

ج :۔ صدیق دوست کو کہتے ہیں اور کفار کی دوستی سے شریعت میں ممانعت آئی ہے اس لئے ان کو دوست کہنا صحیح نہیں ان کی یہ حرکتیں تو درست نہیں مگر کسی مسلمان سے نفرت نہیں کرنی چاہئے بلکہ یوں سوچ لیا جائے کہ ان لوگوں میں یہ چند غلطیاں ہیں ہمارے اندر نہ جانے کتنی ہوں گی اس لئے ہم ان سے زیادہ قابل نفرت ہیں۔ واللہ اعلم۔

پہلے اذان یا طعام

ن۔ا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کراچی

س :۔ میت کی تجہیز وتکفین سے قبل اس کے پاس یا قریب کمرے میں بیٹھ کر پڑھنے وایصال ثواب کے لئے ایسی لوگوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ کیا کرنا چاہیئے ؟

ج :۔ جس کمرے میں لاش رکھی ہو۔ وہاں نہ پڑھا جائے دوسرے کمرے میں پڑھنے کا مضائقہ نہیں۔

س :۔ سنا ہے نومولود بچے کو اس وقت تک کچھ کھلانا پلانا نہیں چاہیئے جب تک کہ اس کے کان میں اذان واقامت نہ کہدی جائے کیا یہ شرعی حکم ہے یا صرف رسم ؟

ج :۔ بہتر یہی ہے کہ اسے غسل دے کر اس کے کان میں اذان کہی جائے پھر کچھ کھلایا جائے اس کے خلاف کرنے پر بھی کوئی گناہ نہیں۔

قربانی کا مسئلہ

محمد یوسف ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کراچی

س :۔ ایک صاحب کو فرماتے سنا کہ اگر قربانی کا جانور گم ہو گیا یا چوری ہو گیا اور اس کی جگہ دوسرا جانور خرید لیا اب وہ مل گیا تو غنی کو اختیار ہے کہ دونوں میں سے جس ایک کو چاہے قربانی کرے اور فقیر پر واجب ہے کہ دونوں کی قربانیاں کرے کیا یہ مسئلہ ایسا ہی ہے ؟ اس میں کیا رمز ہے ؟

ج :۔ مسئلہ یہی ہے، اور راز اس کا یہ ہے فقیر کے ذمہ قربانی واجب نہیں لیکن اگر وہ قربانی کی نیت سے جانور خریدے تو اس کی حیثیت نذر کی سی ہو جاتی ہے اور اس جانور کی قربانی اس کے ذمہ واجب ہو جاتی ہے اس لئے جب اس نے پہلا جانور خریدا اس کی قربانی اس کے ذمہ واجب ہو گئی اور جب دوسرا خریدا تو اس کی قربانی بھی واجب ہو گئی بخلاف اس کے غنی کے ذمہ کسی خاص جانور کی قربانی واجب نہیں۔ بلکہ مطلقاً کسی بھی جانور کی قربانی کرنا اس کے ذمہ ضروری ہے، اس لئے کہ غنی آدمی ہے۔۔۔

س :۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ اگر مسافر قصداً چار رکعتیں پڑھیں اور دو قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گئے اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہوئیں مگر گناہ گار اور مستحق نار ہوا کہ قصر نہیں کیا لہٰذا توبہ کرے۔ کیا یہ مسئلہ ایسا ہی ہے ؟

ج :۔ مسئلہ یہی ہے۔

سود لینا حرام ہے

سائلہ ظہور بیگم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کورنگی

س :۔ ہمیں عام طور پر قبرستان میں بڑے احتیاط سے چلنے کے لئے کہا جاتا ہے تاکہ کسی قبر پر پاؤں نہ پڑے لیکن کراچی میں واقع میمن مسجد کے نیچے قبرستان ہے اور اوپر مسجد ہے کیا

وہاں قبروں کی بے حرمتی نہیں ہوتی ؟

ج: قبرستان اگر ویران ہو جائیں اور ان کا نام و نشان مٹ جائے تو وہاں سے گزرنا بے حرمتی نہیں۔

س: میں نے اپنی جمع شدہ رقم مرکزی قومی بچت میں رکھی ہے جہاں سے مجھے میری رقم کا سود بھی ملتا ہے اور زکوٰۃ بھی سالانہ کاٹ لی جاتی ہے کیا اس رقم پر سود جائز ہے اور کیا اس کے علاوہ بھی مجھے زکوٰۃ دینا لازم ہے جب کہ گورنمنٹ کی ہدایت پر قومی بچت والے میری جمع شدہ رقم سے زکوٰۃ کاٹ لیتے ہیں ؟

ج: سود حرام ہے مگر سود بینک میں بھی نہیں چھوڑنا چاہئے بلکہ نکلوا کر بغیر صدقہ کی نیت سے کسی فقیر ضرورتمند کو دیدینا چاہئے اپنی رقم کی زکوٰۃ آپ کو خود دینی چاہئے۔

داڑھی مونچھ کا مسنون طریقہ

س: داڑھی اور مونچھوں کے بارے میں مسنون طریقہ کیا ہے ؟

ج: داڑھی ایک مشت رکھنا واجب ہے اور زائد تراشنا جائز ہے مونچھیں کاٹنے کا حکم ہے اس کی دو صورتیں ہیں، اور دونوں صحیح ہیں ایک یہ ہے کہ مونچھیں بالکل صاف کر دی جائیں، دوسرا یہ کہ اوپر کے لب کے کنارے سے کاٹ دی جائیں کہ لب کی سرخی ظاہر ہو جائے۔

عید کے بعد دعا

فتح خاں اعوان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

س: اکثر جگہ علماء دیوبند عید کی نماز کے بعد یا خطبہ عید کے بعد دعا کرتے ہیں۔ اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے اس دعا کو مسنون لکھا ہے اور ہم بھی دعا کرتے ہیں۔

(۱) براہ کرم اپنا معمول لکھیں کہ آپ دعا کرتے ہیں یا نہیں ؟ (۲) اور اگر دعا کرتے ہیں تو نماز کے بعد یا خطبہ کے بعد ؟ (۳) اور جہاں دعا ہوتی ہے وہاں ختم کر دینی چاہئے یا کہ نہیں ؟ جب کہ دعا ختم کرنے سے انتشار کا خطرہ ہو۔ تو جاری رکھیں یا سختی سے بند کر دیں ؟ (۴) اور ہمارے اکابرین علماء دیوبند کا دعا کے متعلق کیا معمول رہا ہے ؟

ج: اکثر اکابر کا معمول نماز کے بعد دعا کا رہا ہے اور اس ناکارہ کا معمول خطبہ کے بعد دعا کا ہے۔ اس معاملہ میں زیادہ تشدد کو مناسب نہیں سمجھتا۔

کھجور کی ٹوپی میں نماز

س: کھجور کی ٹوپی پہننا نماز کے دوران کیا مکروہ ہے آپ اس پر قرآن و حدیث کی روشنی میں تفصیل سے وضاحت فرمائیں ؟

ج: کھجور کی بیلی کھلی اور ٹوٹی پھوٹی ٹوپیاں پہن کر نماز پڑھنا نماز کے وقار کے خلاف ہے اس لئے مکروہ ہے۔

دلیپ کمار اور اسلامی جمہوریہ پاکستان

آغا حسن بیگ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کراچی

س: گزشتہ دنوں ایک شخص مسمی دلیپ کمار جس کا نام یوسف خان ہے ہندوستان سے پاکستان آیا تھا اس شخص نے عمر کا کافی عرصہ فلمساز کمپنی میں گزارا اور بحیثیت ایکٹر کے اس پیشہ میں مشہور ہوا پاکستان آکر اس کی بڑی آؤ بھگت ہوئی بڑے بڑے ذمہ دار آدمیوں نے اس کی خاطر مدارت کی اس کا پیشہ جیسا کہ ظاہر ہے ہر کسی کو معلوم ہے کہ اسلامی قوانین کی رو سے ناجائز ہے تو کیا وہ ملک جسے اسلامی مملکت کہا جاتا ہے اس میں اس قسم کے آدمی کی خاطر و مدارت اسلام کی رو سے جائز ہے ؟ اور کیا ایک ایسا شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہلاتا ہو وہ غیر اسلامی نام رکھ سکتا ہے ؟

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے جنہیں بانی پاکستان میں شمار کیا جاتا ہے فلمسازی کو اپنے اقبالیات میں یورپ کی بت گری کہا ہے لہذا التماس ہے کہ عوام الناس کی رہنمائی کے لئے اور عنداللہ اپنی ذمہ داری بحیثیت مسلمان کے اپنے موقر جریدہ ختم نبوت میں اسلام کی رو سے وضاحت فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

ج: حدیث شریف میں فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ ایک آدمی کی تعریف کی جائے گی کہ کتنا عقلمند ہے کتنا زندہ دل ہے.. حالانکہ اس کے دل میں ذرہ برابر ایمان نہیں ہوگا جس زمانے میں قادیانی مرتد ڈاکٹر عبدالسلام کو صدر مملکت کی طرف سے اعزاز دیئے جا رہے ہوں۔ اس زمانے میں اگر دلیپ کمار جیسے آدمی کی آؤ بھگت کی جا رہی ہو تو آپ کو تعجب کیوں ہے ؟ صدر پاکستان کی طرف سے ہر سال تمغے اور اعزازات تقسیم کئے جاتے ہیں ان میں فلمی ستاروں کے نام بھی آتے ہیں کیا کبھی کسی عالم دین کو بھی علمی خدمات پر اعزاز ملا ہے ؟ اس زمانے میں ہمارے کردار و عمل کو آپ اسلام کی میزان میں تولیں گے تو آپ کو مایوسی ہوگی اس لئے ایسی باتوں پر کیا تنقید کی جائے۔

قرآن مجید پڑھتے پڑھتے سوجانا

نذیر احمد بوکی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دینہ

س: اگر قرآن مجید نیچے زمین پر گر جاتا ہے تو اس کا کتنا ہدیہ دینا چاہئے اور کیا چیز ہدیہ میں دینی چاہئے اور اس کا ہدیہ کسی غریب یا کسی سید کو دینا چاہئے ؟

ج: اس کا ہدیہ لازم نہیں نہ مقرر ہے۔ کچھ دینا چاہے تو حسب توفیق دے دے، سید کو دینے کی بھی کوئی قید نہیں۔

س: اگر کوئی آدمی قرآن مجید پڑھ رہا ہو تو قرآن شریف پڑھتا پڑھتا سو جاتا ہے اور پھر ایک دم آنکھ کھل جاتی ہے کیا اس کا گناہ نہیں ہوتا۔ کہ آگے قرآن رکھ کر سو جاتا ہے ؟

ج: قرآن مجید پڑھتے پڑھتے نیند آنے لگے تو سو جانا چاہئے قرآن مجید کو دوسرے وقت پڑھے، تاہم اگر پڑھتے پڑھتے ... تو گناہ گار نہیں۔

اذان

س: اگر ایک اذان ہو رہی ہو اس کے ایک یا دو منٹ بعد دوسری، تیسری اذان ہونی شروع ہو جائے تو کیا ہر اذان کا جواب دیا جائے یا صرف آخری اذان کا ؟

ج: اپنے محلہ کی اذان کا جواب دے۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

مرزا غلام احمد کا دعویٰ نبوت

تاج محمد جامعہ قاسم العلوم۔ فقیروالی

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے رحلت فرمانے جانے کے بعد آفتاب اسلام اپنی ضوفشانیوں کے ساتھ نصف النہار پر پہنچ کر ڈھلنا شروع ہو گیا۔ یہاں تک کہ انقلابات زمانہ کے ساتھ ساتھ چودہ صدیاں پوری ہو گئیں۔ جوں جوں عوام نے مذہب کو خیر باد کہنا شروع کر دیا۔ تو کم علم لوگوں میں نبی اور رسول بننے کا شوق پیدا ہوتا گیا۔ اسی زمرے میں قادیان ضلع گورداسپور (انڈیا) کے منشی غلام احمد بھی ہیں۔ جنھوں نے کھلے لفظوں میں اپنی کتاب "اعجاز احمدی" کے صـ۳ پر لکھا کہ:

"جو حدیثیں میری وحی کے خلاف ہیں ردی کی ٹوکری میں ڈال دینے کے قابل ہیں۔"

ہمارا مقصد قادیانی امت کی دل آزاری یا ان کے کسی بزرگ کی توہین و تذلیل نہیں بلکہ کسی دنیوی لالچ اور طمع کی وجہ سے اسلام کے صراطِ مستقیم سے منحرف ہو کر ارتداد کی گود میں پل کر جوان ہونے والے نظریات کو بے نقاب کر کے قرآن و حدیث کا حکم اور اسلاف کا صحیح طرز عمل پیش کرنا ہے۔

مرزا غلام احمد نے پہلے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔ (۲) پھر محدث ہونے کے مدعی ہو گئے (توضیح مرام صـ۹) (۳) پھر امام الزمان بنے (ضرورۃ الامام صـ۲۴) (۴) پھر خلیفۃ اللہ ہونے کا دعویٰ کیا (کتاب البریہ صـ۲) (۵) کبھی مہدی موعود بنے (براہین احمدیہ چہارم صـ۴۹۹) (۶) کبھی مسیح موعود (ازالۂ اوہام) (۷) کبھی حارث، مہدی، کار، مہدی (۸) کبھی حجرِ اسود اور کبھی نبی و رسول (دافع البلاء صـ۱۱) (۹) کبھی خود محمد رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کیا۔ "منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد" (۱۰) کبھی خدا کا بیٹا (البشریٰ)

(۱۱) کبھی یہ تحریر کیا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ تیرے گھر ایک لڑکا پیدا ہو گا، گویا خدا آسمانوں سے اتر آیا ہے۔ کان اللہ نزل من السماء (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء مندرجہ تبلیغ رسالت)

مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں سب سے پہلا دعویٰ مجددیت کا کیا ہے۔ جو اشتہار کی شکل میں بھی کیا گیا ہے۔ یہ اشتہار تبلیغ رسالت جلد اول صـ۱۵ پر درج ہے۔ لکھتے ہیں کہ:

"مصنف کو اس بات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے۔"

مرزا صاحب نے اپنے دعویٰ مجددیت کی بنیاد ایک حدیث پر رکھی ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر اس امت کے لئے مجدد مبعوث کرے گا جو اس کے لئے اس کے دین کی تجدید کریں گے۔

مرزا غلام احمد یا ان کی ذریت کو یہ حق ہی حاصل نہیں کہ وہ اس حدیث کو پیش کریں۔ کیونکہ یہ حدیث اس شخصیت سے مروی ہے۔ جن کے متعلق مرزا صاحب نے لکھا ہے:

(۱) ابوہریرہ کم تدبر والا صحابی جس کی درایت اچھی نہ تھی۔ (حقیقۃ الوحی صـ۳۴)

(۲) آیات کے الٹے معنی کرتا تھا کہ سننے والے کو ہنسی آجاتی تھی۔ (حقیقۃ الوحی صـ۳۴)

(۳) ابوہریرہ کے قول کو ردی متاع کی طرح پھینک دو۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم صـ۲۳۲)

(۴) نادان صحابی جس کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا۔ (براہین احمدیہ پنجم صـ۱۱۹)

(۵) تعصب یا دھوکہ دینے کی غرض سے آیت کو بطور دلیل پیش کرتا تھا۔ (براہین پنجم صـ۲۳۰)

(۶) جس کو فہم قرآن سے پورا حصہ نہیں اور جو دیانت کے طریق سے دور تھا۔ (براہین پنجم صـ۲۳۰)

(۷) غبی تھا۔ درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔ (اعجاز احمدی صـ۱۸)

اعتراض

قادیانیوں کا ایک مشہور اعتراض جس کو سادہ لوح عوام کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے چودھویں صدی کا مجدد ہونے کا دعویٰ کیا ہے جیسا کہ مرزا صاحب نے اپنی کتاب "کتاب البریہ" کے صـ۱۶۸ پر لکھا ہے۔ "جب تیرھویں صدی صدی کا اخیر اور چودھویں کا ظہور ہونے لگا تو خدا تعالیٰ نے مجھے الہام کے ذریعہ سے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے۔" کتاب ایام صلح کے صـ۵۵ پر لکھا ہے کہ "مجددوں کو فہم قرآن عطا ہوتا ہے" کتاب "سراج الدین عیسائی کے سوالوں کا جواب" صـ۱۵ پر لکھا ہے کہ مجدد خدا تعالیٰ کی تجلیات کا مظہر ہوتے ہیں۔" شہادۃ القرآن کے صـ۵۲ پر لکھا ہے۔ یہ یاد رہے کہ مجدد لوگ دین میں کوئی کمی بیشی نہیں کرتے، ہاں گم شدہ دین کو پھر دلوں میں قائم کرتے ہیں۔ یہ کہنا کہ مجددوں پر ایمان لانا کچھ فرض نہیں۔ خدا تعالیٰ کے حکم سے انحراف ہے۔ اس لئے یا تو مرزا صاحب کو یا تو مجدد تسلیم کرو۔ اور یا پھر کسی اور نے مجددیت کا دعویٰ کیا ہو تو اس کی نشان دہی کرو۔

ہم سب سے پہلے اس مسئلے کو لیتے ہیں کہ ہر صدی کے بعد ایک ہی مجدد آسکتا ہے یا زیادہ؟ حضرت علامہ علی قاریؒ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول صـ۲۴۸ پر بعثت مجددین کی حدیث کے متعلق لکھتے ہیں کہ "مجدد سے ایک شخص نہیں بلکہ بہت سے لوگوں کی جماعت مراد ہے۔ جن میں

سے ہر ایک اپنے مقام پر علوم شرعیہ میں سے کسی ایک کی یا متعدد علوم کی جو اس سے بن پڑے تقریراً یا تحریراً اشاعت کرے"

قادیانی عموماً یہ مغالطہ بھی دیا کرتے ہیں کہ حدیث میں "مَن" کا جو لفظ آیا ہے وہ واحد ہے اور یجدد کا صیغہ بھی واحد ہے۔ اس لئے ہر صدی پر ایک ہی مجدد آ سکتا ہے۔ لیکن کم علم قادیانی یہ خیال نہیں کرتے کہ "مَن" کا استعمال مفرد کی طرح جمع کے لئے بھی آتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے ومن الناس من یقول آمنا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجددین کی کوئی خاص امتیازی علامت بیان نہیں فرمائی کہ جس سے وہ دوسروں سے ممیز ہو سکیں۔ بلکہ احیاء سنت اور دینی خدمات ہی کے لحاظ سے ان کی شناخت ہوتی ہے۔

خود قادیانیوں نے ایک ایک صدی میں دو دو تین تین، دس دس، بارہ بارہ مجدد تسلیم کئے ہیں۔ مرزا خدا بخش قادیانی کی ضخیم کتاب "عسل مصفّٰی" مرزا غلام احمد کی زندگی میں شائع ہوئی۔ قادیان کی مسجد میں اس کا درس دیا جاتا رہا۔ اس کی جلد اول کے صفحہ ۱۶۲ پر صدی وار مع اسماء گرامی مجددین امت کی فہرست درج ہے۔ پہلی صدی میں چار۔ دوسری صدی میں چودہ۔ تیسری صدی میں دس۔ چوتھی میں گیارہ۔ پانچویں میں چھ۔ چھٹی میں سات۔ تیرھویں میں پانچ مجدد تسلیم کئے گئے ہیں۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ قول و فعل میں یہ تضاد کیوں؟

مرزا غلام احمد سے ان کی زندگی میں سوال کیا گیا کہ آپ گذشتہ بارہ صدیوں کے مجددین کے نام بتائیں؟ مرزا صاحب نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۹۳ پر جواب دیا۔ ہمارے لئے یہ ضروری نہیں کہ تمام مجددین کے نام ہمیں یاد ہوں۔ کہ علم محیط تو خاصہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ ہمیں عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں۔ مگر اسی قدر جو خدا تعالیٰ بتائے۔ ماسوا اس کے یہ امت ایک بڑے حصے میں پھیلی ہوئی ہے اور خدائی مصلحت کبھی کسی ملک میں مجدد پیدا کرتی ہے اور کبھی کسی ملک میں۔ پس خدا کے کاموں کا کون پورا علم رکھ سکتا ہے اور کون اس کے غیب پر احاطہ کر سکتا ہے" نیز کتاب آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۱۸ پر لکھتے ہیں۔ "عدم علم سے عدم شئے لازم نہیں آتا۔ بعض مصلح اور مجددین ایسے آتے ہیں کہ عام طور پر دنیا کو ان کی خبر بھی نہیں ہوتی"

قادیانیوں کے عقیدہ کے مطابق مرزا غلام احمد نبی ہونے کے باوجود اگر بارہ صدیوں کے مجددین کے نام نہیں بتا سکے تو ایک عام مسلمان چودھویں صدی کے مجدد کی نشاندہی نہ کر سکے تو اس مسلمان سے مجدد کے متعلق استفسار کرنے کا قادیانیوں کو کیا حق ہے؟

دکھاؤ کوئی ایسی حدیث جس میں لکھا ہو

(۱) کہ مجدد پر ایمان لانا ضروری ہے۔

(۲) یا یہ کہ مجدد پر ایمان لانا فرض یا واجب ہے۔

(۳) یا یہ کہ مجدد کے لئے دعویٰ مجددیت کرنا فرض یا واجب ہے۔

(۴) یا یہ کہ مجدد پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی یا الہام ہوا کرے گا۔

فیصلہ کی آسان صورت

(۱) مرزا صاحب اپنی کتاب "کتاب البریہ" کے صفحہ ۱۶۸ پر لکھتے ہیں: "جب تیرھویں صدی کا اخیر اور چودھویں کا ظہور ہونے لگا تو خدا تعالیٰ نے مجھے الہام کے ذریعہ سے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے"

(۲) ضمیمہ نصرۃ الحق طبع اول کے صفحہ ۱۸۸ پر اور طبع دوم کے صفحہ ۱۸۸ پر لکھتے ہیں: "احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور چودھویں صدی کا مجدد ہوگا"

(۳) حقیقۃ کے صفحہ ۱۹۳ پر لکھتے ہیں: "یہ امر بھی اہل سنت کے درمیان متفق علیہ ہے کہ آخری مجدد اس امت کا مسیح موعود ہے۔ جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا"

اقتباسات بالا کی رو سے مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ میں چودھویں صدی کا مجدد ہوں۔ چونکہ آخری زمانہ جس میں آخری مجدد کو آنا تھا یہی صدی ہے اس لئے میں مسیح موعود بھی ہوں۔ لیکن اب چودھویں صدی ختم ہو کر پندرھویں صدی شروع ہو گئی ہے ارشاد نبوی کے مطابق پندرھویں صدی میں بھی کسی مجدد کا آنا ضروری ہے۔

اس لئے مرزا غلام احمد کا یہ دعویٰ کہ چونکہ وہ چودھویں صدی کے مجدد ہیں اس لئے مسیح موعود بھی ہیں غلط ثابت ہوا۔ بقول مرزا صاحب

(ا) مسیح موعود تو آخری مجدد ہوگا۔

(ب) جو آخری زمانے میں ظاہر ہوگا۔

(ج) اور چودھویں صدی میں ہوگا۔

ہم دریافت کرتے ہیں کہ آیا پندرھویں صدی کے لئے کوئی مجدد آئے گا یا نہیں؟ اگر آئے گا اور ضرور آئے گا تو مرزا صاحب آخری مجدد نہ ہوئے۔ جب زمانے نے ثابت کر دیا کہ وہ آخری مجدد نہیں تو مسیح موعود بھی نہ ہوئے بلکہ کچھ بھی نہ ہوئے سوائے کذاب دجال ہونے کے۔

امیر شریعتؒ کی وصیت

عابد قریشی ہڑپالہ

آپؒ نے فرمایا افسانے کے معنی سفید جھوٹ ہے نوجوان عزیز کو کیا مزا ملتا ہے۔ جھوٹ کے پڑھنے میں ناولوں اور افسانوں کا پڑھنا تو محض تضییع اوقات ہے ان سے تو بدرجہا بہتر ہے تاریخی کتابوں کا مطالعہ کرو تاکہ کچھ حاصل بھی ہو۔ میں نے ساری عمر میں ایک ہی دفعہ ناول پڑھا اور پھر دل میں کچھ ایسی نفرت پیدا ہوئی کہ ہمیشہ کیلئے توبہ کر لی۔

تلخ وشیریں

یہ برطانیہ ہے

آوارہ اولاد کے ذمہ دار

محمد اقبال رنگونی

اولاد کی دینی و دنیوی تربیت میں والدین کا سب سے زیادہ دخل اور اثر ہوتا ہے۔ اگر والدین اپنی ذمہ داری محسوس کریں تو اولاد صحیح سمت پر چلے گی اور اگر لاپرواہی کا رویہ ہی اختیار کی جائے تو اس کا اثر نہ صرف گھریلو حالات پر پڑتا ہے بلکہ معاشرہ کی صحت بھی بگاڑ کر رکھ دیتا ہے۔ برطانیہ جیسے مادر پدر آزاد ملک کا اب تقریباً یہی حال ہے۔ اولاد والدین کے قبضے میں نہیں، جو چاہے جہاں چاہے، جب چاہے چوری، قتل، ڈاکہ زنی کر لیتی ہے۔ پولیس بھی نابالغ ہونے کی بناء پر ہاتھ نہیں لگاتی کہ ابھی یہ ۱۸ سال سے کم عمر کا ہے۔ ان حالات میں معاشرہ کی تباہی لازمی ہوگی۔ شہر کے شرفاء اس طوفان بدتمیزی سے عاجز آچکے ہیں۔ معاملہ اسکول تک جا پہنچا ہے۔ لڑکے اپنے اساتذہ کی خوب مرمت کرتے ہیں، شیشے توڑ کر اسکول کا نقصان کرتے ہیں۔ اس تباہ کن سیلاب کو روکنے کیلئے برطانیہ کے اساتذہ کی یونین نے سخت اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

روزنامہ ایوننگ نیوز نے ۳ جون کی اشاعت میں کانفرنس کی رپورٹ پیش کی ہے جس میں اساتذہ نے حکومت پر زور دیا ہے کہ بچوں کی وجہ سے جو نقصان ہو رہا ہے اس کا ذمہ دار والدین ہیں اور ان سے اس نقصان کا پورا پورا جرمانہ وصول کر لینا چاہیئے اور اگر وہ اپنے بچوں کی نگرانی نہیں کرتے تو انہیں مالی طور پر مبتلا کر دیا جائے تاکہ وہ اس مسئلے پر کنٹرول کر سکے۔ ہیڈ ماسٹروں نے یہ بھی کہا ہے کہ والدین کو اس بات کی خبر ہی نہیں ہوتی کہ ان کے بچے ٹی۔ وی اور وی سی آر پر کیا کیا دیکھتے رہتے ہیں اور کئی مرتبہ ایسے فحش مناظر دکھائے جاتے ہیں جس سے اثر پکڑتے ہیں۔ اس لئے ان مناظر سے ان کو دور رکھا جائے۔ اسی طرح انہیں دوسرے بچوں کے گھروں میں بھی نہ بھیجے کیونکہ وہاں والدین کی کوتاہی سے ان کا بچہ بگڑ رہا ہے جو اپنے ساتھ اس بچے کو بھی تباہ کرے گا۔

اسکول ماسٹروں نے برطانیہ کے تمام والدین سے اپیل کی ہے کہ وہ اس مسئلے پر توجہ دیں۔ اور حکومت سے اس مسئلے کو حل کرانے کیلئے ان کا ہاتھ بٹھائے۔

ہمارا خیال ہے کہ اسکول ماسٹروں کی یہ درخواست منظور کرلی گئی تو بہت امید ہے کہ بے قابو اولاد ذرا گرفت میں آجائے گی۔ کیونکہ والدین اس بات کو کبھی برداشت نہیں کریں گے کہ ان کی محنت کی کمائی ان کی اولاد اس طرح ختم کرا دے۔ مجبوراً وہ اپنے بچوں کو کنٹرول میں رکھنے پر توجہ دیں گے۔

آزادی اور فلیٹ حاصل کرنے کا شرمناک طریقہ

یورپین سوسائٹی میں عصمت نام کی کوئی چیز نہیں اور اس عصمت فروشی میں حکومتی سطح پر بھی پورا پورا تعاون حاصل ہے۔ ہم جنسی کے قانون بنانے کیلئے باقاعدہ مظاہرے ہوتے ہیں قانون پاس ہوتے ہیں۔ پوری گرانٹ ملتی ہے اور یوں کاروبار عصمت روز بروز ترقی کے زینے طے کر رہا ہے۔ بے روزگاری کی بڑھتی ہوئی تعداد نے تو اور زیادہ جلتی پر تیل کا کام دیا ہے۔ بے کار نوجوان لڑکے اور لڑکیاں محض اس لئے عصمت فروشی کرتے ہیں کہ انہیں حکومت کی طرف سے مکان مل سکے! اور حمل کی حالت میں تمام سہولتیں مفت حاصل ہوں۔ ایوننگ نیوز کی خبر ہے کہ بیکار نوجوان لڑکیاں بہت جلد حاملہ بن رہی ہیں تاکہ نوکری کی تلاش کرنے میں آسانی ہو جائے اور اپنے لئے سہولت مل جائے۔ ان کا خیال ہے کہ ماں بننے سے آزادی اور کونسل کی طرف سے رہائشی مکان مل جاتا ہے۔ اسی لئے مانچسٹر شہر میں حرامی بچوں کی شرح پیدائش پورے ملک سے زیادہ ہے۔

یورپین سوسائٹی سے مرعوب ہونے والے حضرات ذرا غور کریں ——— اور بتلائیں کہ کیا اسی کا نام آزادی ہے؟ -

پبلک لائبریریوں پر حملے

بے کار نوجوانوں کی یہ حرکات (توڑ پھوڑ، چوری) گھروں تک محدود نہیں بلکہ عام پبلک لائبریریاں بھی ان کے حملے کا نشانہ بن رہی ہیں۔ مانچسٹر کی لائبریریوں نے اس پر سخت احتجاج کرتے ہوئے کہا ہے کہ لائبریریوں کے عملہ کو غنڈہ گردی کے ذریعہ ہراساں کیا جا رہا ہے۔ اور یہ معاملہ اس قدر خطرناک شکل اختیار کر گیا ہے کہ مانچسٹر کی ایک لائبریری (فیلو فیلڈ) کو مجبوراً بند کرنا پڑا۔ کئی مرتبہ احتیاط کے پیش نظر لائبریریوں کے دروازے اندر سے بند کر دیئے جاتے ہیں تاکہ عملہ اور لائبریری میں آنے والے لوگ ان کے حملے سے محفوظ رہیں۔ اس مقصد کیلئے پولیس کو بھی بلانا پڑتا ہے تاکہ حفاظت کر سکے۔ لائبریری والوں نے مانچسٹر کونسل سے اپیل کی ہے کہ وہ اس سلسلے میں سخت اقدام کرے۔ مسٹر رابنس جو اس علاقے کے منتظم ہیں کہتے ہیں کہ لائبریری میں لڑائی جھگڑے غنڈہ گردی، بدتمیزی کے واقعات روزمرہ کا معمول بن چکے ہیں۔ کونسلر نے یقین دلاتے ہوئے کہا کہ ہم اس معاملہ میں پوری کوشش کر رہے ہیں۔ تاکہ حالات پرسکون ہو سکیں۔

(ریکم جون ۸۸ء ایوننگ نیوز)

ایڈز سے بچنے کا شرمناک طریقہ:-

ایڈز کی بیماری نے دنیا کے اکثر ڈاکٹروں کو پریشان کر رکھا ہے۔ ہر ڈاکٹر اپنے اپنے انداز

یہ اس پر غور و فکر کر رہا ہے اور اس وبا سے بچاؤ کیلئے ہر ممکنہ تدابیر اختیار کی جا رہی ہے مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی مصداق مرض ادھر کا ادھر ہی ہے۔ کیونکہ اس کا اصل علاج عمل میں نہیں لایا گیا ــــ اصل علاج اس کا یہی ہے کہ زناکاری کے اڈے ختم کئے جائیں اس کو قانوناً ممنوع قرار دیا جائے مگر افسوس کہ اس جانب کوئی توجہ نہیں بلکہ حرام کاری کے مزید وسائل مہیا کئے جا رہے ہیں۔

روزنامہ ایوننگ نیوز نے اسی کی اشاعت میں لکھ کر حرام کاری کے اڈوں کو ایڈز کی بیماری سے پاک رکھنے کیلئے لوگوں کو مانع حمل پلاسٹک (CONDOM) مفت دینے کی تجویز عمل میں لائی جا رہی ہے۔ یہ چیز ہر حرام کار مرد و عورت کو مفت دی جائے گی تاکہ ایڈز کی بیماری سے حفاظت ہو سکے۔

یہ کام مانچسٹر سٹی کونسل ایڈز لائن سروس کر رہی ہے۔ مگر اس کا کہنا ہے کہ محکمہ صحت کے پاس اتنی رقم نہیں کہ وہ مطلقہ اتھارٹی کے پاس رقم مانگنے گئے تو مالی مشکلات کی بناء پر انہوں نے بھی بہت تھوڑی امداد کی۔ اس اسکیم کی سرپرست اعلیٰ مسز وکی نے کہا کہ ہم اخراجات پورے کرنے کیلئے شراب خانوں اور کلبوں میں چندہ کرتے ہیں حالانکہ مالی تعاون محکمہ صحت کو کرنا چاہیے۔

عدالتوں میں غنڈہ گردی

مانچسٹر شہر کے چیف کانسٹیبل مسٹر جیمز اینڈرٹن نے انکشاف کیا کہ مانچسٹر جیسے جرائم کی زیادتی والے شہر میں عدالتی کارروائی کو معطل کرنے کیلئے مجسٹریٹ کو خطرناک دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ دھمکی دینے والوں کو یقین ہے کہ اس طرح غنڈہ گردی سے فیصلہ ان کے حق میں کیا جا سکتا ہے۔ ایسے لوگ نہ تو قانون کی کوئی پرواہ کرتے ہیں اور نہ ہی پولیس کا خوف ہے۔ بعض مجرم گواہوں اور ان کے رشتہ داروں کو مارنے کی دھمکیاں بھی دیتے ہیں اور اب معاملہ یہاں تک پہنچا ہے کہ جس دن مجرم کو عدالت میں لایا جاتا ہے بالکمرہ مجرم کے دوستوں اور بدمعاشوں سے بھرا ہوتا ہے تاکہ مجسٹریٹ پر خوف طاری ہو جائے اور فیصلہ مجرم کے حق میں کر دے۔ خفیہ پولیس کے محکمے نے انکشاف کرتے ہوئے کہا۔ بعض مجسٹریٹ تو پولیس کا حفاظتی دستہ بھی طلب کرتے ہیں تاکہ وہ امن و سکون سے پہنچ سکیں۔ ان حالات میں پولیس کو کافی تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لئے کہ پولیس کو کوئی گواہ نہیں ملتا۔ اور جو گواہ ہوتا ہے محض ڈر کے مارے عدالت میں حاضر نہیں ہوتا۔ پچھلے دنوں مانچسٹر کی ایک عدالت میں ایک قتل کا مقدمہ محض اس لئے روک دیا گیا کہ گواہوں نے خطرے کی خبر سنائی ہے۔ مانچسٹر پولیس کے دوسرے افسر نے کہا کہ یہ بدامنی اور فتنہ و فساد دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ (۲۴ مئی ۸۸ء)

مگر حیرت ہے کہ اس کے باوجود کوئی ایسی سزا نہیں، کوئی ایسا قانون نہیں جس سے مجرم کا ہاتھ پکڑا جا سکے! قتل کے سلسلے میں کچھ دن پہلے ایک بل پیش کیا گیا کہ قاتل کو قتل کی سزا پھانسی کی صورت میں ملنی چاہیے مگر اکثریت نے اس بل کو مسترد کر دیا۔ جب قانون کا یہ حال ہو تو غنڈہ گردی کیسے ختم کی جا سکتی ہے!

بوڑھوں کا گھر یا اڈہ

برطانیہ کے اکثر شہروں اور شہر کے اکثر علاقے میں ضعیف، معذور اور مجبور مردوں اور عورتوں کیلئے مکانات موجود ہیں جو اپنے گھر بار نہ ہونے کی بناء پر، یا اولاد کے دھکہ دینے پر یہاں رہائش اختیار کرتے ہیں۔ حکومتی سطح پر ایسے امدادی مکانات کی دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ امداد ملتی ہے اور یہ لوگ باقی دن بسر کرتے رہتے ہیں مگر مانچسٹر کے ایک علاقہ ویلی رینج میں ایسے ہی ایک گھر کو حرام کاری کا اڈہ بنایا گیا ہے اور یہ بوڑھوں کا گھر زناکاری کے اڈے کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس بات کا انکشاف کرتے ہوئے مسز ٹیننگ نے کہا کہ اس گھر کو سربمہر کر دیا جائے کیونکہ یہ گھر حرام کاری کا اڈہ بن چکا ہے۔ مسز ٹیننگ جو ایک کونسلر بھی ہیں اور اس علاقہ میں ۲۰ سال سے اس کے خلاف مہم چلا رہی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اس کے علاقہ میں غنڈہ گردی اور فحش حرکات میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور میری مخالفت کی وجہ سے مجھے خطرناک دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ اس میں شہر کی کونسل کا ہے۔ انہوں نے اس گھر میں بوڑھوں کے ساتھ کئی ایسی لڑکیوں کو بھی پناہ دی ہے جن کا مشغلہ یہی ہے اس لئے اس مکان ہی کو بند کر دیا جائے۔ اس کا کہنا ہے کہ جہاں مجھے بے سہارا بوڑھوں سے ہمدردی ہے وہاں اس کا شدید خطرہ ہے کہ اس علاقے میں رہنے والی لڑکیاں آوارگی اور بد چلنی کا شکار ہو جائیں گی اور مجھے ان کی حفاظت بھی لازم ہے۔ میں اپنے مشن کو جاری رکھوں گی اور یہاں سے اس گندے ماحول کو ختم کرنے کی کوشش کرتی رہوں گی ــ روزنامہ ایوننگ نیوز نے کونسلر کا یہ بیان خبر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ کاش کہ سٹی کونسل اس جانب توجہ کرے!

یہ تو صرف ایک شہر کے ایک علاقہ کا حال ہے اندازہ کیجئے دوسرے شہروں کا کیا حال ہوگا؟ ــ یہ ہے برطانیہ اور یہ ہے یورپین سوسائٹی جس کے لوگ عاشق بنے ہوئے ہیں۔ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ

امیر شریعت کا نوجوانوں کو مشورہ

جمیل الرحمن عثمانی ایبٹ آباد

شادی و غمی کی تمام غیر شرعی تقریبات اور مشرکانہ رسوم ترک کر دو تاکہ قرض کی بلا سے نجات حاصل کر سکو۔ نوجوانوں کو میرا مشورہ ہے کہ آوارہ خواہشات پر قابو حاصل کریں۔ اسلام پر پوری طرح کاربند ہو کر اپنا روپیہ تھیٹروں، سینماؤں میں برباد نہ کرو۔

مرزا طاہر کے ایک خط کا جواب

محمد اقبال — مانچسٹر

یکم جون ۸۸ء السلام علی من اتبع الھدی

مکرمی جناب مرزا طاہر احمد

مزاج بخیر!

عرض یہ ہے کہ مجھے ایک دوست نے آپ کی کتاب "عرفان ختم نبوت" مطالعے کے لئے دی۔ یہ کتاب دراصل آپ کا وہ معرکہ آرا اختتامی خطاب تھا۔ جسے آپ نے ۲۸ اپریل ۸۵ء کو سالانہ جلسہ میں کیا تھا۔ الغرض نے اس کتاب کا مطالعہ کیا۔ دوران مطالعہ آپ کے کلمات سے بہت سے مقامات پر اختلاف رہا۔ لیکن اس وقت صرف ایک ہی اختلاف کا حل چاہوں گا۔ جو اس کتاب کا اصل موضوع ہے۔

آپ کی پوری کتاب اسی موضوع کے گرد گھومتی ہے کہ سرور دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد شرعی نبوۃ ختم ہے۔ مگر غیر شرعی نبوۃ جاری ہے۔ اور خاتم النبیین، لا نبی بعدی کا اصل مفہوم بھی یہی ہے۔ آپ نے اپنے استدلال کو قوی بنانے کیلئے مختلف بزرگوں کی عبارات کا سہارا لیا ہے۔ (جو اس وقت موضوع گفتگو نہیں) اور بتلایا کہ مرزا قادیانی کی نبوت بھی اسی قسم کی ہے۔

مجھے آپ کی اس بات سے سخت اختلاف ہے۔ آپ نے تجاہل عارفانہ سے کام لیا ہے یا مغالطہ دینے کی کوشش ہے کچھ بھی ہے۔ آپ کی یہ بات آپ کے بانی کی عبارت سے بالکل میل نہیں کھاتی۔ ان کا دعویٰ اور ہے۔ اور آپ دلیل کسی اور کی دے رہے ہیں۔ فیا للعجب۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی عبارات اور دعووں سے اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ انہوں نے شرعی نبوت کا دعویٰ کیا تھا تو ظاہر ہے کہ آپ کی ساری کاوشیں باطل ہو جائیں گی اور آپ کی یہ کتاب مغالطات کی منہ بولتی تصویر ہوگی۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے بے شمار اقوال ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔ آپ سے امید ہے کہ اس موضوع کو حل کریں گے۔ اس لئے اپنی بات کہنے کی بجائے آپ ہی کے مقتدا کی عبارات کا انتخاب کیا ہے۔

ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ ہے کہ:

سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء ص۱۱)

رسول کا لفظ سامنے رکھیے اور خود مرزا قادیانی کی زبانی رسول کی تفسیر ملاحظہ فرمائیے!

حسب تصریح قرآن رسول اسی کو کہتے ہیں جس نے احکام وعقائد دین جبرئیل کے ذریعے حاصل کیے ہوں (ازالہ اوہام حصہ دوئم۔ روحانی خزائن ج۳ ص۴۲۶ مطبوعہ لندن) اب آپ ہی فیصلہ فرمائیں مرزا قادیانی نے کس قسم کی نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟

مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعے سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام .... (آخر تک)

(اربعین نمبر۴ ص۷۔ روحانی خزائن ج۱۷، ص۴۳۵ مطبوعہ لندن)

اس عبارت میں غور فرمائیے۔ شریعت کی تعریف بھی مرزا صاحب کی زبانی۔ صاحب الشریعت کا جملہ اس پر مستزاد، اور مخالف پر الزام بھی اور دعویٰ شرعی نبی کا بھی۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اپنے دعویٰ کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں۔ الخ (تریاق القلوب ص۱۳۰ حاشیہ روحانی خزائن ج۱۵، ص۴۳۲ مطبوعہ لندن)

مرزا نے ایک نکتہ بیان فرما کر مسئلے کو اور زیادہ واضح کر دیا ہے۔ شرعی اور غیر شرعی کی وضاحت کر دی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے منکر کو کافر کہا یا نہیں۔ جب ہم نے مرزا صاحب کی تصانیف دیکھیں تو اس امر کی مزید تصدیق ہو گئی۔ انہوں نے عبدالحکیم خان کو لکھا تھا کہ:

ہر ایک شخص جسکو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۶۳، روحانی خزائن ج۲۲ ص۱۶۷)

ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے۔ اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔ (انجام آتھم ص۶۲ ضمیمہ ص۶۲، روحانی خزائن ج۱۱)۔

طوالت کا خوف نہ ہوتا تو میں بہت سے حوالے نقل کر دیتا۔ آپ کی تسلی کے لئے صرف یہ دو حوالے درج کر دیئے ہیں۔ جہاں تک مرزا بشیر الدین محمود صاحب کا تعلق ہے۔ انہوں نے بھی آئینہ صداقت ص۳۵ پر منکر کی تکفیر فرمائی ہے۔ اور مرزا بشیر احمد صاحب ایم

باقی صفحہ ۳۰ پر

قادیانی سربراہ کا حضرت علامہ ابن قیم اور حضرت علامہ شامی پر بہتانِ عظیم

حافظ محمد اقبال رنگونی — مانچسٹر

نمائندہ ختم نبوت حافظ محمد اقبال رنگونی کی تازہ تالیف "الضربُ الشدید علی الکذب الغنیل" سے ایک ورق۔

مرزا طاہر کہتے ہیں کہ حضرت امام ابن القیم کی کتاب "زادُ المعاد" میں لکھا ہے کہ:۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۳۳ سال کی عمر میں آسمان کی طرف گئے تھے۔ یہ کسی طرح صحیح اور متصل روایت کے طور پر نہیں جسے اختیار کرنا ضروری ہو۔ امام شامی کہتے ہیں کہ بات اصل میں یہ ہے کہ یہ تو صرف عیسائیوں کی روایات ہیں کہ حضرت عیسیٰ کو ۳۳ سال کی عمر میں زندہ ہی آسمان پر بجسم عنصری اٹھایا گیا (تفسیر فتح البیان جلد ۲ صفحہ ۴۹) یہ حوالہ آپ نے غور سے سُن لیا۔ اس میں دو باتیں کھلم کھلا کہی گئیں ہیں۔ کہتے ہیں کہ جو روایات پیش کی جاتی ہیں۔ ان کی کوئی سند نہیں اور قابلِ یقین نہیں اور حضرت امام شامیؒ کا یہ قول ہے کہ یہ تو عیسائیوں کی روایات ہیں جو داخل کی گئیں ہیں۔ ورنہ ان کی اصل اور بنیاد کوئی بھی نہیں (عرفان ختم نبوت صفحہ ۱۵۲، ۱۵۳ مطبوعہ لندن)

اَلْجَوَاب :۔ مرزا طاہر نے حضرت العلامہ ابن قیمؒ کی ذاتِ گرامی پر بہت بڑا بہتان باندھا ہے کہ معاذ اللہ! آپ حیات و رفع عیسیٰ کے قائل نہیں۔ اور حضرت علامہ شامیؒ کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ مرزا طاہر نے استدلال کی بنیاد تفسیر فتح البیان پر رکھی۔ مرزا طاہر نے اس ضمن میں جو دجل و فریب اختیار کیا ہے وہ قابلِ صد مذمت ہے۔

۱۔ اس لئے کہ حضرت علامہ ابن القیمؒ یہاں حیات و رفع عیسیٰ علیہ السلام پر بحث نہیں فرمارہے ہیں بلکہ اس بات پر بحث فرماتے ہیں کہ ۳۳ سال کی عمر میں رفع ہوا یا اس سے زیادہ عمر میں! رفع و حیاتِ عیسیٰ اور مسئلہ ہے۔ کس عمر میں ہوا اور مسئلہ ہے۔ خلطِ مبحث کرکے عوام کو دھوکہ دینا مرزائیوں کا بہت پُرانا طریقہ ہے۔

۲۔ مرزا طاہر کے پاس "زاد المعاد" ضرور ہوگی انہوں نے اپنی اسی کتاب میں صفحہ ۱۱۸ پر زاد المعاد کی عربی عبارت نقل کی۔ مگر اس جگہ نقل کرنے کی زحمت گوارا نہ کی۔ فتح البیان پر ہی اکتفا کیا گیا۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ اصل عبارت سے گریز کیوں اختیار کیا گیا؟ اس کا جواب درج ذیل عبارت میں ملے گا۔

زاد المعاد میں ہے!

(فصل فی مبعثہ صلی اللہ علیہ وسلم واوّل ما نزل علیہ) بعثہ اللہ علی رأس اربعین و ھی رأس الکمال وقیل ولھا تبعث الرسل و اما ما یذکر عن المسیح انہ رفع الی السماء و لہٗ ثلاث وثلثون سنۃ فھذا لایعرف لہ اثر متصل یجب المصیر الیہ۔

(زاد المعاد جلد ۱ صفحہ ۱۹)

ملاحظہ فرمائیے! حضرت علامہ ابن قیمؒ یہ فرمانا چاہتے ہیں کہ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ۴۰ سال کی عمر میں مبعوث فرمایا گیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہ کہنا کہ ۳۳ سال کی عمر میں رفع ہوگیا۔ صحیح نہیں معلوم ہوتا۔ حضرت علامہ کی عبارت سے ہرگز ہرگز یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ رفع عیسیٰ علیہ السلام ثابت نہیں۔ مرزا طاہر نے خلط مبحث کے ذریعہ دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔

اور یہی بات علامہ شامیؒ بھی فرماتے ہیں۔ غور یہ کہ بحث عمر میں ہے نہ کہ رفع میں۔ رفع کے تو اکابر اسلام قائل ہی ہیں۔ اس میں کسی قسم کا اختلاف نہیں۔ ہاں بحث ہے تو صرف عمر میں کہ آیا ۳۳ سال کی عمر میں ہوا یا اس سے زیادہ عمر میں۔؟ حضرت العلامہ ابن قیمؒ کا حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو عقیدہ ہے وہ ہم اپنی دوسری کتاب "اللدلائل الباھرۃ فی نزول عیسیٰ بن مریم الطاھرۃ" میں درج کردیا ہے۔

حضرت علامہ شامیؒ کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیے۔ آپ "جامع بنی امیہ" کی تفصیل بیان کرتے ہوئے صاف لکھتے ہیں۔

ولا یزال کذالک انشاء اللہ تعالیٰ الیٰ ان یھبط علیٰ منارۃ الشرقیۃ البیضاء عیسیٰ بن مریم علیہ السلام الیٰ ان یرث اللہ الارض ومن علیھا من الانام (ردّ المختار المعروف بہ شامی جلد ۱ صفحہ ۱۵)

یہ مسجد جسطرح آج تک عابدوں سے معمور ہے انشاء اللہ اسی طرح معمور رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس جامع مسجد کے سفید شرقی منارہ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اتاریں گے۔ الخ

دیکھئے! علامہ شامیؒ نے کتنی وضاحت سے نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کا اثبات فرمایا ہے۔ اس صراحت و وضاحت کے ہوتے ہوئے یہ کہنا کہ علامہ شامیؒ نے انکار فرمایا ہے دھوکہ نہیں تو اور کیا ہے؟۔

حضرت مجدد الف ثانی کی عبارت میں تحریف

قادیانی جماعت بغیر دھوکے کے نہیں چل سکتی۔ ان کی عمارت مغالطات پر قائم ہے۔ قرآن و حدیث، آثار صحابہ و ارشادات اکابر میں تحریف و تغیر ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ ہر قادیانی سربراہ اس کا شوقین ہے اور موقع

بموقع کسی نہ کسی شخصیت پر مشق ستم کرتا رہتا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی تو رئیس المحرفین اور امام المغالطات ہے اس کا صرف ایک نمونہ درج ذیل ہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں :۔

"مجدد سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے وہ نبی کہلاتا ہے۔ (حقیقت الوحی ص ۳۹۰)

مرزا صاحب کی اس عبارت کا آخری جملہ (وہ نبی کہلاتا ہے) مجدد صاحب کا ہرگز نہیں۔ مرزا صاحب نے اپنی نبوت کو فروغ دینے کیلئے حضرت مجدد الف ثانیؒ کی عبارت میں تحریف کی۔ اور نبی کہلاتا لکھ دیا ہے۔

مرزا قادیانی کے اس دن دہاڑے ڈاکہ پر اہل اسلام تو ہے ایک طرف خود قادیانی امت تڑپ اٹھی اور ایک بار سوچنے پر مجبور ہوگئی کہ مجدد صاحب نے تو ایسا کہیں بھی نہیں لکھا ! لاہوری قادیانیوں کے سربراہ اور مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھی محمد علی لاہوری لکھتا ہے :

"جب ہم مجدد صاحب سرہندی کے مکتوبات کو دیکھتے ہیں تو وہاں یہ نہیں پاتے کہ :۔

"کثرت مکالمہ و مخاطبہ پانے والا نبی کہلاتا ہے بلکہ وہاں لفظ محدث ہے۔ (النبوۃ فی الاسلام ص ۲۴۹)

مرزا قادیانی کی تحریف کا اقرار خود محمد علی لاہوری کو ہے۔ بعض قادیانی کہا کرتے ہیں کہ مجدد صاحب کی عبارت کا یہی مفہوم ہے۔ اور مرزا صاحب نے اسی کو بیان کیا ہے قادیانیوں کی اس تاویل کی تصدیق محمد علی لاہوری بھی کرتا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک صریح مغالطہ اور مرزا قادیانی کی تحریف عبارت پر پردہ ڈالنے کی ایک ناکام کوشش کی ہے۔ اگر مرزا صاحب مکتوبات کے حوالہ سے اس کو بیان نہ کرتے بلکہ خود اپنی طرف سے محدث کو نبی بناتے تو بات دوسری تھی۔ مگر مرزا صاحب نے حضرت مجدد الف ثانیؒ کی عبارت نقل کی اور اس میں تحریف کا ارتکاب کیا۔ اور عمداً محدث کو نبی سے بدلا تاکہ عوام یہ خیال کریں کہ واقعی حضرت مجدد صاحب نے یہی کہا ہے اور یہ صریح خیانت ہے جو مرزا قادیانی کی ہے اس کی کوئی توجیہ قابل قبول نہیں ہو سکتی۔

مرزا طاهر کا چیلنج منظور کر لیا گیا۔

قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے ۹ رجون کے روزنامہ "ملت" لندن میں جنرل ضیاء سے لیکر دُنیا کے سب علماء کو مباہلہ کا چیلنج دے دیا ہے اور اعلان کیا ہے کہ مباہلہ کا خط سب کو روانہ کیا جا رہا ہے۔ مرزا طاہر نے اپنے مباہلہ کے چیلنج میں دو شرط رکھ کر درحقیقت مباہلہ سے فرار کی کوشش کی ہے۔ مرزا طاہر کی پہلی شرط یہ ہے کہ مُباہلہ تحریری ہو یعنی ہر شخص اپنے گھر بیٹھ کر دُعا کرے۔ اور دوسری شرط یہ رکھی کہ ایک سال کی مدت ہو اور اس میں فیصلہ ہو جائیگا کہ کونسا مذہب سچا ہے۔

مرزا طاہر کی پہلی شرط پڑھ کر ہنسی کے ساتھ ساتھ ان کی حالت پر رونا بھی آتا ہے کہ مباہلہ کا چیلنج گھر بیٹھے دے دیا۔ حالانکہ مُباہلہ برسرِعام ہونا چاہیئے۔ تحریری کے بجائے بالمشافہ ہونا چاہیئے کہ ایک طرف وہ خود اپنی جماعت کے ہمراہ آجائیں اور دوسری طرف علماء کرام اور دُنیا کے تمام مُسلمان ایک جگہ جمع ہو جائیں اور فیصلہ ہو جائے۔ تحریری مناظرہ و مباہلہ میں قادیانیوں کی عادت مستمرہ رہی ہے کہ مختلف حیلے بہانے تلاش کئے جاتے ہیں۔ اور تاویل کے ذریعہ اپنی فتح کا جشن منالیا جاتا ہے۔ اگر قادیانیوں کا سربراہ اپنے چیلنج میں مُخلص ہے تو اسے کم از کم بالمشافہ مباہلہ کا چیلنج دینا چاہیئے۔ جس طرح علماء اسلام نے ہمیشہ بالمشافہ مباہلہ کا چیلنج دیا ہے اور اس میدان میں ہمیشہ قادیانیوں نے راہ فرار اختیار کی ہے۔

مرزا طاہر کی دوسری شرط بھی مرزا قادیانی کی طرح ہے اُس کی بھی عادت تھی کہ اس طرح سال دو سال تین سال کی مہلت مانگا کرتا تھا اور اسی درمیان دُنیا کے کسی کونے میں کوئی حادثہ یا واقعہ پیش آتا تو مرزا قادیانی جھٹ سے اپنی طرف منسوب کرلیتا۔ اور اسے اپنی فتح کا نشان بنا کر اشتہار شائع کر دیتا کہ یوں ہوا اور ایسے ہوا۔ اور میرے چیلنج کا یہ مطلب تھا ۔ بالکل یہی حال مرزا طاہر کا ہے۔ مرزا طاہر کو چاہیئے کہ وضاحت کریں کہ کس طرح سچے مذہب کی صداقت اور غلط مذہب کی بطالت واضح ہوگی۔

جہاں تک مباہلے کا تعلق ہے پوری دُنیا کے علماء ہی نہیں بلکہ ہر مسلمان اس چیلنج کو قبول اور منظور کرتا ہے اور یہ مطالبہ کرتا ہے کہ مرزا طاہر میں اگر جُرأت ہے تو وہ بالمشافہ مُباہلہ کیلئے وقت اور جگہ کا تعین کرے اور اخبارات کی معرفت اطلاع دے کہ فلاں تاریخ کو فلاں مقام پر آؤں گا۔ اور اگر اس سے فرار کی کوشش کرے تو ہر مُسلمان یہ کہنے میں حق بجانب ہے کہ مرزا طاہر نے مباہلہ کے چیلنج سے خود ہی شکست فاش کھائی ہے ۔ اُمید ہے کہ مرزا طاہر مُسلمانوں کے اس چیلنج کو قبول کریں گے۔

اعلان :۔ مرزا طاہر کے ۱۹۸۵ء کے سالانہ اجتماع پر کی گئی آخری تقریر جو لندن سے "عرفان ختم نبوت" کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ اس کا مفصل و مُدلل جواب حافظ محمد اقبال رنگونی نے لکھا ہے جس کا نام "اَلضَّرْبُ الشَّدِیْد عَلَی الکذب العنید" المسمی بہ "شان ختم نبوت" ہے۔ اسلامک اکیڈمی مانچسٹر سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

ذکر کرنے والا افضل ہے

سید حمید اللہ شاہ کینٹ مانسہرہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر ایک شخص کے پاس بہت سے روپے ہوں اور وہ ان کو تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا شخص اللہ کے ذکر میں مشغول ہو تو ذکر کرنے والا افضل ہے۔

بزمِ ختمِ نبوت

مُسلم کی غیرت جاگی ہے
شیزان کی بوتل ٹوٹے گی

رانا محمد یوسف ۔ کروڑ لعل عیسن

شیزان گستاخانِ رسولؐ قادیانیوں کی فیکٹری اب بند ہو جائے گی۔ مُبارک ہو ان مُسلمانوں کو جنہوں نے اس کا بائیکاٹ کیا۔ تمام مسلمان غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے شیزان کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔

میں نے شیزان ٹھکرا دی۔

حافظ نسیم احمد ۔ دودھڑہ خوشاب

رسالہ "ختم نبوۃ" سے شیزان اور قادیانیوں کی اصل حقیقت معلوم ہوئی، تب سے مجھے جب بھی شیزان پیش کی گئی ۔ میں نے ٹھکرا دی۔

شیزان قابلِ نفرت

ملک سیف اللہ ۔ دودھڑہ، خوشاب

رانا محمد یوسف نے مجھے رسالہ دیا ۔ قادیانیوں کے بارہ میں پڑھ کر آنکھ کھل گئی ۔ اب کبھی ہمارے گھر میں شیزان نہیں آئے گا۔

انشاء اللہ قادیانیت کا
نام و نشان تک نہ رہے گا

نبی بخش سیلز منیجر ۔ فیروزہ

رسالہ "ختم نبوت" میں اچھے مضمون اور دلچسپ باتیں ہوتی ہیں۔ جب تک رسالہ جاری رہے گا آنے والی نسلوں کیلئے راہنمائی کرتا رہے گا اور قادیانیت کا نام و نشان تک نہ رہے گا۔

دوکانداروں نے "شیزان" کے بائیکاٹ کا وعدہ کیا ہے۔

واقعی جہاد ہے

محمد شفیق خان ۔ منڈی فاروق آباد، شیخوپورہ

بڑی جستجو کے بعد آپ کا رسالہ نظر سے گزرا۔ آپ واقعی ایک جہاد میں مصروف ہیں ورنہ میں سمجھتا تھا کہ تمام علماء دین مسئلہ ختم نبوت پر خاموش ہیں اور قادیانی گورو کے جوابات کی کوئی جرأت نہیں کرتا ہے۔ غرضیکہ مرزا صاحب کے اپنے فرمودات اور اُن کی تردید میں کتابیں بھری پڑی ہیں۔

کیا نبی ایسے جھوٹ بول سکتے ہیں؟

دست و گریبان

سراج نعمانی

ایک مرزائی کسی دیہات سے شہر آیا۔ مرزائی کا خیال یہ تھا کہ کوئی اسے پہچان نہیں سکے گا۔ جب شہر پہنچا تو ایک مارکیٹ میں اُس نے سودا خریدنا چاہا۔ مارکیٹ میں گڑ کی دکان نمایاں نظر آ رہی تھی۔ مرزائی سیدھا اسی دکان پر پہنچا اور کہنے لگا گھر کی دیواروں پر لپائی کرنی ہے۔ یہ مٹی کس ریٹ پر فروخت کرتے ہو۔ دوکاندار ہنسا، اور اٹھ کر ایک زبردست زناٹے دار تھپڑ مرزائی کے چہرے پر مارا اور کہنے لگا۔ بے وقوف مرزائی دفع ہو جا یہاں سے۔ مرزائی بڑا پریشان ہوا اور دل میں یہ سوچتا ہوا آگے چلا گیا کہ اس دوکاندار نے شہر میں مجھے پہچان لیا۔ اچانک اس مرزائی کی نظر ایک درزی کی دکان پر پڑی جس نے اپنی دکان کے دروازے پر زنانہ شلواریں سلی ہوئی لٹکا رکھی تھیں۔ مرزائی اس دکان پر پہنچا اور ایک خوبصورت زنانہ شلوار کو پسند کر کے کہنے لگا۔ دوکاندار بھیا! اس پگڑی کی کیا قیمت ہے؟ دکاندار نے فوراً قہقہہ لگایا اور پاس پڑوس کے دکانداروں کو آواز دی۔ آؤ بھئی، مرزا غلام احمد قادیانی کی رُوح پھریاں گھوم رہی ہے۔ مرزائی نے بھاگنے میں ہی اپنی خیریت سمجھی۔ راستے میں ایک موٹر سائیکل پر ایک نازنین بیٹھی اپنے کسی عزیز کا انتظار کر رہی تھی۔ یہ وہاں پہنچا اور خیال کیا محمدی بیگم یہی ہے۔ چنانچہ ابھی کرشے پیشین گوئی گھڑنے والے تھے کہ اس نازنین نے فوراً کہہ دیا "پرے مر او مردود مرزائی" ان کلمات کو سُن کر [illegible] جہنم کے کسی گڑھے میں گر گیا اور اس بیچارے کو پیشین گوئی گھڑنے کی مہلت نہ ملی۔ فوراً تقویت قلب و دماغ کیلئے وائین ٹانک خریدنے کا فیصلہ کیا۔ اور وہاں سے ایک میڈیکل سٹور روانہ ہوا۔ جب میڈیکل سٹور والے نے اس کی بات سُنی تو سر سے پاؤں تک مرزائی کو گھورا اور کہا او مرزائی بے ایمان تجھے شراب

بیٹھے بیٹھے شرم نہیں آتی۔ مرزائی جوتے دکان میں چھوڑ کر بھاگا اور سیدھا ایک اخبار فروش کے سٹال پر پہنچا۔ اس کا خیال تھا کہ کوئی ڈائجسٹ وغیرہ خرید کر ذہنی سکون حاصل کرے چنانچہ اس نے جاتے ہی پیرس کے اوپیرا کلب کی ننگی تصویروں والا رسالہ طلب کیا۔ دکاندار نے بھی پہچان لیا کہ موصوف مرزائی ہیں۔ انہوں نے رسالہ ختم نبوت کا درشن اس مرزائی کو کرا دیا۔ نتیجۃً مرزائی اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھا اور پھر دجال کے گدھے پر سوار ہو کر اپنے گاؤں نامراد واپس لوٹا۔

رسالہ ختم نبوت کا ایک انجکشن ہی مرزائیت سے کافی ہے بشرطیکہ کسی مرزائی کو اللہ پاک دونوں آنکھیں دے دے۔

حضرت امیر معاویہؓ

رفاقت علی کاشمیری ۔ روڑاہا

ہم ختم نبوت کا رسالہ بڑے شوق سے پڑھتے ہیں گذشتہ دنوں ایک شمارہ میں ایک عجیب بات پڑھی جو حضرت امیر معاویہؓ کے بارے میں تھی۔ اُن کے دور میں بہت سارے علاقے فتح ہوئے۔

یہ مضمون پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔

قادیانی کمیونسٹ

گٹھ جوڑ ——— ایک توجہ طلب مسئلہ

ڈاکٹر ثنائی محمد منیر شاہد ——— کروڑ لعل عیسن

گذشتہ دنوں یکم تا سات اپریل شمارہ "ختم نبوۃ" میں قطعہ "حکومت ڈاکٹر سلام کی سرپرستی چھوڑ دے" نظر سے گزرا ہے۔ حکومت کا مرزائیوں کو اتنی چھوٹ دینا واقعی قابل افسوس ہے۔ مگر ایک چیز جو ہم اسلامیان پاکستان کی توجہ کا مرکز ابھی نہیں بنی۔ وہ ملحدوں اور کمیونسٹوں کی سرگرمیاں اور ان کا عالم اسلام (بشمول پاکستان) کے خلاف قادیانیوں سے گٹھ جوڑ ہے۔

یہ واقعہ صرف حکومت کی قادیانیوں کو چھوٹ دینے پر ہی دلالت نہیں کرتا بلکہ کمیونسٹ قادیانی گٹھ جوڑ (جیسا یہودی قادیانی گٹھ جوڑ بھی موجود ہے) کا بھی ایک واضح ثبوت ہے۔ فیض فاؤنڈیشن پر ملحدوں کا قبضہ ہی نہیں بلکہ یہ ادارہ ہی کمیونسٹ کوچہ گردوں کا ہے جو کہ ایک اسلام دشمن کمیونسٹ اور غدار پاکستان "فیض" کو قومی ہیرو کے طور پر پیش کرنے کی ایک ناکام جسارت ہے۔ یہی لینن انعام یافتہ "فیض احمد فیض" اسلامیان پاکستان کو ملحد روس کی غلامی میں دینے کی سازش "راولپنڈی سازش کیس" میں ملوث تھا اور اسی "فیض امن میلہ" میں شرکت کرنے والے ایک صاحب کے الفاظ کے مطابق "راولپنڈی کیس" کی تکمیل میں بس تھوڑی سی کسر رہ گئی تھی ورنہ پاکستان آج سرخ انقلاب کے تحت ہوتا۔

اور پھر لفظی اور ظاہری خوبصورتی بھی دیکھئے۔ نظام حیات لانے کیلئے سرگرم لوگ پیش کرتے ہیں۔ مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے سے کم نہیں۔ مگر بدقسمتی سے ہم شمع توحید کے پروانے، شمع رسالت کے دیوانے ان کی چالبازیوں میں (کہ امت کے خلاف اک گھناؤنی سازش (جو کہ مرزائیوں کی سازشوں سے کم خطرناک نہیں) سے بے پرواہ اور بے خبر رہتے ہیں۔ اک فیض امن میلہ ہی کو لے لیجئے جو روس کے پروانوں کی کاوش تھا۔ کیا خوبصورت نام "امن میلہ" استعمال کیا گیا۔ افغانستان میں رہبر انسانیتؐ کی امت پر عرصۂ حیات تنگ کر دینا، خالق حقیقی کی عبادت میں مصروف پوری کی پوری "جماعتوں" کو بم سے اڑا دینا، مسجدوں کو اصطبل خانوں میں تبدیل کر دینا، لاکھوں مردوں، عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو گھر سے بے گھر کر دینا اور پھر فرعونی اعلان کرنا کہ خبردار! کوئی انہیں پناہ نہ دے اور پھر ننھے منے پھولوں کے بہلاوے کیلئے پلاسٹک کے کھلونوں کے تحفے برسانا جنہیں کھیلتے ہوئے بھولے بچے اپنی کان، ناک اور کان اڑا بیٹھیں اور کچھ دنیا سے ہی کوچ کر کے "غریب پرور اور انسان دوست" انقلاب کا ثبوت مہیا کر جائیں، کیا یہ سب کسی "امن میلہ" سے کم ہے؟

میں "ختم نبوۃ" کے ذریعے اسلامیان عالم اسلام استدعا کرتا ہوں کہ شمع نبوت و رسالت کے خلاف اس سازش کو بھی پرکھیں، اس سیلاب کو بھی روکیں جو مرزائی نقشہ کی تانا بانا دنیا میں غلبۂ اسلام کے خلاف مضبوط دیوار ہے۔ یہ وہ فتنہ ہے کہ جس کی ابتداء ہی توحید و رسالت کے خلاف اظہار نفرت سے ہوتی ہے اور اس گروہ میں جو شخص بھی شامل ہوتا ہے اس کا پہلا فرض یہ ہوتا ہے کہ خالق کائنات کے وجود اور تاجدار نبوت کی نبوت و رسالت کے فرسودہ چیز اور دھوکہ دہی (نعوذ باللہ) ہونے کا اعلان کرے۔

آفتاب آمد دلیل آفتاب

عبدالحنان صدیقی انصار الحق گیلانی ۔ بالاکوٹ ۔

• ہمارا رسالہ "ختم نبوت" کا ہم پچھلے دو سال سے قاری ہوں۔ صرف قاری ہی نہیں بلکہ اس پر عاشق ہوں۔ بلکہ میرے چند رفقاء اس کو بڑے شوق سے حاصل کر کے مطالعہ کرتے ہیں اور آئندہ رسالہ کا شدت سے انتظار کرتے ہیں۔

رسالہ "ختم نبوۃ" "تیغ بے نیام" ہے اور اس کی شان میں یہ کہہ دینا کافی ہے۔ آفتاب آمد دلیل آفتاب۔

قومی اخبارات اور عریانیت

ابوبکر صدیق شجاع آبادی ۔ دفتر ختم نبوت ۔ بہاولپور

مملکت خداداد پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آئی لیکن بد قسمتی کہ عرصہ دراز گزرنے کے باوجود پاکستان میں اسلام کے نام کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا بلکہ عریانی، فحاشی، چوری، ڈکیتی، اغواء، قتل و غارت روز بروز ترقی پر ہے

باقی صفحہ ۳۰ پر

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

علم کے فوائد

شیخ محمد اسلم ایم اے اسلامیات رحیم یار خاں

علم حاصل کرو کیونکہ اس کو سیکھنا خشیت الٰہی ہے اس کی تلاش عبادت ہے اس کا تکرار، اعادہ تسبیح ہے اس کی تحقیق جہاد ہے ان پڑھوں کو اس کا سکھانا صدقہ ہے۔ اہل لوگوں پر اس کا خرچ کرنا قرب خداوندی ہے علم سے اہل جنت کی راہیں روشن ہو جاتی ہیں پریشانیوں میں سکون قلب غریب الوطنی میں ساتھی۔ تنہائیوں میں ہم سخن۔ دکھ سکھ میں رہنما۔ دشمنوں کے خلاف ہتھیار ہے۔ دوستوں میں زینت ہے۔

اس کی بدولت اللہ کریم قوموں کو سربلند کر کے امام و پیشوا بنا دیتے ہیں۔ فرشتے ان کی دوستی کے خواہاں ہیں اور علم حاصل کرنے والے کے پیروں کے نیچے پر بچھاتے ہیں حتیٰ کہ سمندروں میں مچھلیاں، زمین پر درندے، چوپائے اور دیگر حشرات الارض ان کے لیے استغفار ہیں۔

علم کی وجہ سے انسان دنیا اور آخرت میں بلند مقام پا لیتا ہے۔ اس میں غور و فکر کرنا روزے اور اس کا پڑھنا نماز کے برابر ہے۔ علم سے رشتوں کو جوڑنا اور حلال و حرام میں امتیاز کرنا آتا ہے۔ علم عمل کا امام ہے اور عمل علم کے تابع ہے یہ سعادت مندوں کو ہی نصیب ہوتا ہے بدنصیب اس سے محروم رہتے ہیں۔

قصہ ایک سردار کا

ارسال: حافظ محمد سہیل باوا

قبیلہ دوس کے سردار طفیل بن عمرو دوسی مکہ آئے یہ وہ وقت تھا کہ جب حضورؐ کے مکہ والے سخت ترین دشمن ہو گئے تھے۔

طفیل کو لوگوں نے منع کیا کہ وہ محمدؐ کے پاس بالکل نہ جائیں کیونکہ وہ جادوگر ہے (نعوذ باللہ) مگر طفیل نے نہ مانا۔

اللہ کو ان کی ہدایت منظور تھی۔ وہ رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن پاک سننے لگے۔ حضور پڑھ رہے تھے اور وہ طفیل کے دل میں اترتا جا رہا تھا۔ آخر کار حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر کی طرف جانے لگے۔ تو طفیل پیچھے چلنے لگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پلٹ کر پوچھا کہ کیا بات ہے۔ طفیلؓ نے کہا کہ مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا۔ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کلمہ پڑھایا اور مسلمان کر لیا۔

طفیل اپنے قبیلہ گئے وہاں پر ان کی کوشش سے ہدایت کی بہت خوشی پھیلی اور کافی لوگ مسلمان ہو گئے۔

ایک عورت کی وفات

حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور آ کر عرض کیا کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کرا دو۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے حجرہ شریف کھولا۔ انہوں نے زیارت کی اور زیارت کر کے روتی رہیں اور روتے روتے انتقال فرما گئیں۔

کیا اس عشق کی نظیر بھی کہیں ملے گی کہ حضورؐ کی قبر کی زیارت کی تاب نہ لا سکیں اور وہیں جان دے دی۔

(ماخوذ از فضائل اعمال مولانا زکریاؒ)

مرسلہ: غلام مصطفیٰ انجم جبرہ گھیپانوالا

اقوالِ زرّیں

مرسلہ: عبداللطیف تبسم ساہیوال

- عالم وہ ہے جس کا کردار اس کی گفتار کی گواہی دے۔
- علم سب سے بڑا رہنما ہے۔
- تعلیم انسان کا زیور ہے۔
- سب سے نیک عمل اخلاص ہے۔
- جو اپنی پریشانی لوگوں پر ظاہر کرتا ہے وہ رسوا ہوتا ہے۔

سنہرے قول

رفیق احمد خان تنگیاری مانسہرہ

- اگر عظمت چاہتے ہو تو دوسروں کی خوشیوں کیلئے اپنی امنگوں اور آرزوؤں کا خون کر دو۔
- مصائب سے دور مت بھاگو اس لئے کہ مصیبتیں تمہیں بنانے اور سنوارنے کیلئے آتی ہیں۔
- دوسروں کے عیوب کو دیکھنے سے پہلے اپنے عیب کی چھان بین کر لو۔
- خوشی میں تو ہر ایک شامل ہو جاتے ہیں، سچا دوست وہ ہے جو دکھ درد میں شریک ہو۔

اللہ ایک ہے

عارف عامر نوید سوہدرہ

اللہ صرف ایک ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، کوئی بھی اس کے سوا حاجت روا، مشکل کشا، عالم الغیب، حاضر و ناظر، مختار کل نہیں اور حضرت محمد اللہ

کے آخری رسول ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی پیدا ہوا نہ ہوگا۔ جو کوئی دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے دجّال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے تمام نعمتیں پیدا کی ہیں۔ ہم سب کا رب صرف ایک ہے۔

اسلام میں نماز کی اہمیت

راشد خان جماعت ہفتم۔ ہری پور

پیارے بچو! نماز اسلام کا سب سے بڑا ستون ہے۔ جب آپ سات سال کے ہو جائیں تو نماز پڑھنا شروع کر دیں اگر آپ نے بچپن میں نماز کی عادت ڈال لی تو پھر مرتے دم تک آپ نماز کو نہ چھوڑیں گے ورنہ پھر عادت ڈالنا مشکل ہو جائے گی۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

ترجمہ: "اور نماز کی پابندی رکھو اور شرک کرنے والوں میں مت رہو۔" (روم ۳۱)

سورہ توبہ میں ارشاد ہے "اگر توبہ کر لیں اور نماز پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ دینے لگیں، تو ان کا راستہ چھوڑ دو (توبہ ۵) نیز ارشاد فرمایا (ترجمہ) لیکن اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز کے پابند ہو جائیں، اور زکوٰۃ دینے لگیں تو وہ تمہارے بھائی ہو جائیں گے دین میں (توبہ ۱۱) مسلم شریف میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا (ترجمہ) انسان اور کفر کے درمیان صرف نماز چھوڑ دینے کی کسر ہے۔" ترمذی کی روایت میں ہے کہ "آدمی اور ایمان کے درمیان نماز کا ترک ہی حد فاصل ہے۔ اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا" ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان جو عہد ہے، وہ نماز ہی کا ہے۔

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ ہم سب کو نمازی بنائے

حضورؐ کی گھر میں تقسیم اوقات

حافظ محمد صابر صفدر ——— سرگودھا

مکان کے اندر کے وقت کو تین حصوں پر تقسیم فرماتے تھے۔

۱۔ عبادت کے لئے ۲۔ گھر والوں کے کام کاج بات چیت۔ ہنسنے بولنے کے لئے ۳۔ آرام کے لئے پھر آرام کے وقت میں سے بھی ایک حصہ امت کے کاموں کے لئے وقف کر دیتے جس کی صورت یہ تھی کہ حضورؐ کے خواص کو باریابی کا موقعہ دیتے اور پھر خواص کے ذریعے سے عوام تک فیوض اور تعلیمات پہنچاتے یہ خواص وہ ہوتے جن سے دینی یا دنیوی ضرورتوں میں سے کسی چیز کو مخفی نہ رکھا جاتا۔

سوہدرہ سے "ختم نبوۃ" دفتر جمعیت طلباء اسلام سوہدرہ سے یا عبدالمجید کلاتھ مرچنٹ تاؤس سوہدرہ سے حاصل کریں۔

علم پرور اقوال

● تم میں سے جو لوگ ایمان رکھنے والے ہیں اور جن کو علم بخشا گیا۔ اللہ ان کو بلند درجہ عطا کرے گا (القرآن)

علم پر احادیث نبویؐ

● علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان عورت مرد پر فرض ہے
● علم کی طلب میں نکلنے والا در اصل اللہ کے راستے میں نکلنے والا ہے۔
● ظن و قیاس سے پہلے حقیقی علم حاصل کرو
● علم کا صرف اللہ کے لئے سیکھنا اللہ کے خوف کے حکم میں ہے۔
● علم کو افراد تک پہنچانا قرب خداوندی کا ذریعہ ہے
● علم کے لئے جد و جہد پچھلے گناہوں کی تلافی ہے۔

اقوال سیدنا ابو بکر صدیق رضؓ

● علم پیغمبروں کی میراث ہے اور مال کفار فرعون، قارون وغیرہ کی۔
● طالب دین علم میں زیادتی کرتا ہے اور طالب دنیا علم میں۔
● عمل بغیر علم کو یتیم، بیمار اور علم بغیر عمل کے عقیم بے کار ہے۔
● مومن کو اتنا علم کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے

اقوال حضرت عمرؓ

● جب تم کسی صاحب علم کو دنیا کی طرف مائل دیکھو تم سمجھ لو کہ دین کے بارے میں وہ قابل الزام ہے کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جو شخص جس چیز کا خواہاں ہے اس کی دھن میں ہر وقت لگا رہتا ہے۔
● جب علم حاصل کرنے پر مستعد ہو جاؤ تو پھر اس کی طلب میں شرمانا بے وقوفی ہے۔
● ناموری اور مشیخیت اور ریا و سرکشی کے لئے علم حاصل کرنا فضول ہے۔
● قبل اس کے کہ بزرگ بنو علم حاصل کرو

حضرت عثمانؓ

● علم بغیر عمل کے نفع دیتا ہے اور عمل بغیر علم کے کے فائدہ نہیں بخشتا۔
● ضائع ہے وہ علم جس پر عمل نہ کیا جائے۔

حضرت علیؓ

● علم حاکم دولت محکوم ہے
● دین خزانہ ہے اور علم اس کا راستہ ہے
● علم وہ خزانہ ہے جس کا ذخیرہ بڑھتا ہی رہتا ہے
● دولت خرچ کرنے سے کم ہوتی ہے اور علم بڑھتا ہے
● علم دولت سے بہتر ہے۔

اخبار ختم نبوت

مرزا طاہر کا چیلنج منظور ہے

تحریری مباہلہ کی بجائے بالمشافہ مباہلہ کا چیلنج، مرکزی جمعیت کا بیان

(بولٹن ملت رپورٹ) مرکزی جمعیت العلماء برطانیہ کے ممتاز اکابرین مولانا محمد موسیٰ قاسمی، مولانا محمد آدم، مولانا امداد الحسن، حافظ محمد اقبال رنگونی اور دیگر رہنماؤں نے ایک مشترکہ بیان میں قادیانی سربراہ مرزا طاہر کے مباہلہ کا چیلنج منظور کرتے ہوئے کہا کہ مرزا طاہر نے تحریری مباہلہ کا اعلان کر کے ناواقف عوام کو دھوکہ دینے اور اپنے مریدوں کو تسلی دینے کی کوشش کی ہے تاکہ اس کی ساکھ برقرار رہے۔ اگر مرزا طاہر اپنے اعلان مباہلہ میں واقعی مخلص ہیں تو انہیں بالمشافہ مباہلہ کا چیلنج دیا جاتا ہے کہ وہ اپنی جماعت کے ہمراہ کسی بھی جگہ پر آجائیں اور دوسری طرف ملت اسلامیہ کے علماء اور عوام ہوں گے اور قرآنی طریق کے مطابق مباہلہ کیا جائے۔ اگر مرزا طاہر وقت اور جگہ کا تعین کر کے اخبارات میں شائع کرے تو ملت اسلامیہ کا ایک ایک فرد وہاں پہنچنے کیلئے تیار ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ سال کی مدت میں صادق کی صداقت اور کاذب کی کذب بیانی کی حقیقت بھی بڑی عجیب ہے۔ مسلمانان عالم تو مرزا غلام احمد قادیانی کے زمانے سے ان کے کذاب ہونے کی تصدیق کر چکے ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کے کاذب ہونے پر خود اس کی کتابیں شاہد ہیں۔ قادیانی مذہب کے غلط ہونے کے دلائل مرزا قادیانی کی تصانیف میں موجود ہیں۔ بیان میں کہا گیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے زمانے میں کئی بار اسی طرح مباہلہ کا چیلنج دیا۔ مگر ہمیشہ راہ فرار اختیار کی۔ کبھی سامنے آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ علاوہ ازیں مشہور عالم دین منظور احمد چنیوٹی عرصہ دراز سے بالمشافہ مباہلے کا چیلنج دے رہے ہیں۔ مرزا بشیر الدین اور مرزا ناصر دونوں نے سامنے آنے کی ہمت نہ کی اور اب مرزا طاہر بھی ان کے سامنے آنے کیلئے تیار نہیں۔

بیان میں کہا گیا ہے کہ قادیانیت کا مطالعہ کرنے والا اس نتیجہ پر باسانی پہنچ جاتا ہے کہ قادیانیت دین اسلام سے ایک علیحدہ مذہب ہے اور خود قادیانیوں کو اس کا اقرار ہے۔ اسی بنا پر ان کے نزدیک مرزا قادیانیوں کو نہ ماننے والا کافر اور مرتد ہے۔ بیان کے آخر میں کہا گیا کہ جنرل ضیاء سے لیکر

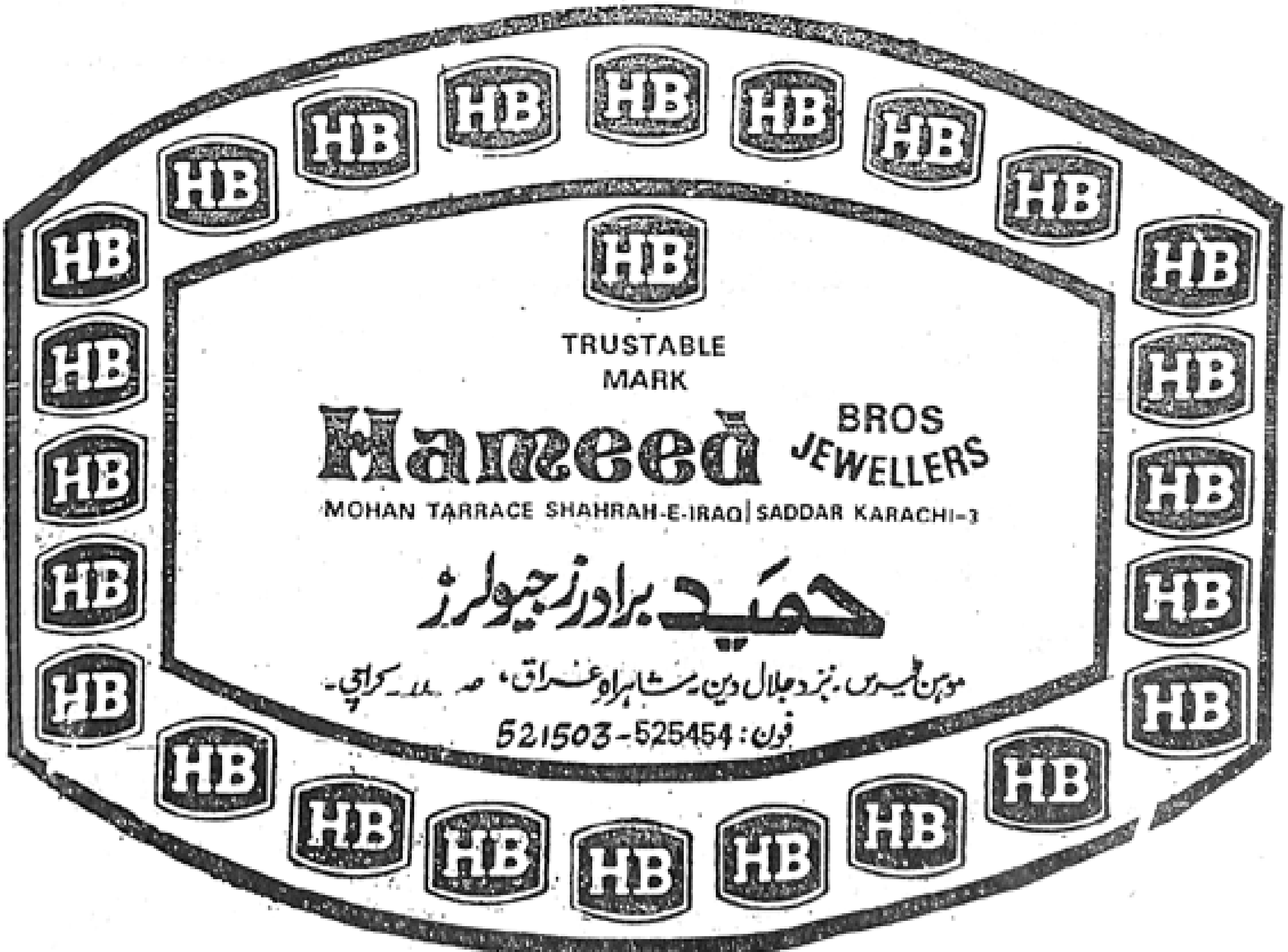

تمام علماء ہی نہیں بلکہ دنیا کا ہر مسلمان جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہے اور آپ کے بعد مدعی نبوت کذاب و کافر سمجھتا ہے۔ مباہلہ کیلئے تیار ہے اور اس چیلنج کو قبول کرتا ہے۔ علماء نے تمام مکاتب فکر کے اکابرین سے گذارش ہے کہ جمعہ کے دن تمام مقتدیوں اور سامعین سے اس کی تائید کرائیں اور مرزا طاہر پر واضح کریں کہ انگلستان اور یورپ کا ہر مسلمان اس مباہلے کو منظور کرتا ہے اور بالمشافہ مباہلہ کا چیلنج دیتا ہے۔

لندن کی خبریں

مرتبہ: سعید الرحمن ثاقب

مجلس کے مرکزی رہنماؤں کو لندن پہنچنے کے بعد دوہری ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانا پڑا۔ اور الحمد للہ اس پر کیا ہے۔ علمائے ختم نبوت کے سلسلہ میں اسکاٹ لینڈ، مغربی جرمنی اور برطانیہ کے شہروں، گلیوں کوچوں میں دن بھر ملاقاتوں اور دینی پروگراموں کے علاوہ راتوں کو بھی جاگ کر مرزا طاہر کے "دعوت مباہلہ" کے جواب میں "جواب مباہلہ" محقق و مدلل تیار کرنا پڑا اور مرزا طاہر کے پمفلٹ کی ایک ایک لائن کے ایک ایک لفظ کو جھوٹ، دھوکہ اور فریب ثابت کر دکھایا۔ نہ صرف یہی کچھ بلکہ جہاں جہاں بھی قادیانی اس جھوٹے پروپیگنڈے کا دائرہ وسیع کر رہے تھے۔ یہ مجلس مبلغین وہاں وہاں پہنچے اور اس نام نہاد مباہلہ پر سے پردہ اٹھاتے گئے۔

اورنگی کے غیور مسلمانوں کی فتح

رپورٹ: سعید الرحمن ثاقب

اورنگی ٹاؤن کے سیکٹر نمبر ۱۱ ½ میں کچھ عرصہ قبل چند قادیانیوں نے ایک مکان میں میٹنگ کی۔ اس کے بعد باقاعدہ آنا جانا ہونے لگا۔ چند کتابیں بھی رکھ دی گئیں اور پھر تعلیم و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا گیا اور نہ صرف باہر سے مرزائی یہاں آنے لگے بلکہ کردار کی تکمیل میں متلاشی، فہم و فراست سے خالی، ابتدائی عمر کے نوجوانوں اور ناپختہ ذہن کے مسلمانوں کو بھی لیجایا جانے لگا۔ جہاں مکروہ ذہن کے ناپاک ہاتھوں نے قرآن کی آڑ میں قادیانیت کی پٹی پڑھانی شروع کر دی۔

لیکن الحمد للہ روشن آنکھوں والے بیدار اور جذبہ اسلامی سے سرشار مسلمان ہر جگہ موجود ہوتے ہیں۔ اور پھر جامع مسجد صدیق اکبر کے در و دیوار سے، سب سے پہلے مولانا عبدالشہید صدیقی کی آواز بلند ہوئی۔ جو فضاؤں کو چیرتی ہوئی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت میں مولانا منظور احمد الحسینی اور مولانا محمد انور قادری کے دلوں سے ٹکرا گئی۔ یہ تینوں علماء سابق کونسلر ایس۔ ایم اختر کے ہمراہ ڈی سی آفس پہنچے اور یہ مطالبہ کیا کہ تمام مسلمانوں کے رہائشی علاقے میں "AMENITY" کے بغیر قادیان کے مرزائی کا گوردوارہ نہیں بن سکتا۔ ڈپٹی کمشنر تنویر احمد صاحب نے

اخبار ختم نبوت

محبت رسول کا ثبوت دیا۔ اور جب ایس ڈی ایم صاحب کو بھی قانونی اور اخلاقی مطالبہ تسلیم کرنا پڑا لیکن وہ مٹھی بھر قادیانی تصادم کیلئے تیار ہو گئے اور امن وامان کی پرواہ کئے بغیر مشتعل ہوکر آنے لگے۔

اخلاقی اور قانونی چارہ جوئی کے بعد اب مسلمانوں کا پیمانہ صبر لبریز ہوگیا۔ ان کا جذبۂ ایمانی جاگ اٹھا۔ غیرت بیباک ہوگئی وہ ختم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو لٹتا ہوا نہیں دیکھ سکتے تھے۔ وہ مذہبی فرقہ بندیاں کو چھوڑ کر، نسلی امتیازات کو توڑ کر، سیاسی اختلافات کو بھلا کر امیر غریب، بچے، جوان سب مسلمان، امیر رسالت کی محافظ مجلس تحفظ ختم نبوت کے پرچم تلے جمع ہوگئے۔ کیونکہ ختم نبوت سے محبت کا جذبہ ہر دور میں مسلمانوں کا مشترکہ اثاثہ رہا ہے جو ہمیشہ اختلافات پر غالب ہے۔ اسی لئے تو ٹھٹھرتی سردی، پھر اگلے جھلسا دینے والی گرمی، چلچلاتی ہوئی تیز دھوپ ہو یا کالی اندھیری رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرد ابرابر بھی گستاخی کرنے والی زبان کو، اسی وقت کھینچ دیا جاتا ہے اور وہ نکلنے والی آواز وہیں دب کر رہ جاتی ہے۔

انتظامیہ مسجد صدیق اکبر، مسجد فاروق اعظم اور مسجد بیت المعظم اور علماء نے صدائے احتجاج بلند کی اور مسلمانوں کا ایک جم غفیر سڑکوں پر نکل آیا چنانچہ کراچی کے مخصوص حالات کی نزاکت اور اورنگی ٹاؤن کی حساسیت کو انتظامیہ نے بھانپ لیا اور وطن دوستی کا ثبوت دیتے ہوئے گوردوارے کو بند کردیا۔ یوں ۱۹ جولائی ۱۹۸۸ء کو اسے سیل کر کے، نقص امن کے ایک بڑے خطرہ کو ٹال دیا ہے۔ متعلقہ انتظامیہ اس کارنامے پر مبارک باد کی مستحق ہے۔ خصوصاً ایس ڈی ایم اورنگی ٹاؤن جناب محمد احسان صاحب کو جتنی بھی دعائیں دی جائیں کم ہیں کہ انہوں نے غیرت ایمانی سے سرشار ہوکر قانونی تقاضے پورے کئے۔ اورنگی ٹاؤن کے حساس مسلمانوں، علماء کی مہربانیوں اور مولانا عبد الرشید صدیقی، مولانا محمد انور فاروقی کی قربانیوں کو، اس فتح پر سلام پیش کرتے ہیں۔

یہ فتح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد انور فاروقی کی انتھک، محنت اور خلوص، باغیرت مسلمانو اور انتظامیہ کو بدولت حاصل ہوئی ہے۔

عالمی مجلس دھنوٹ کا تعزیتی اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دھنوٹ کا ایک تعزیتی اجلاس زیر صدارت ناظم اعلیٰ مجلس ہذا جناب قاضی محمد عبداللہ ملک صاحب فاروقی منعقد ہوا۔ اجلاس میں محمد اسلام شاکر قریشی صدر مجلس ہذا کے چچا جناب محمد جمیل کی دادی صاحبہ، رانا محمد اکبر کی والدہ محترمہ، نیز جناب حکیم حبیب احمد صاحب قریشی جو کہ گذشتہ دنوں انتقال کر گئے ہیں۔ ان کے لئے دعائے مغفرت کی گئی

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوامامہؓ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرمایا اے لوگو! نہ میرے بعد کوئی نبی ہوگا اور نہ تمہارے بعد کوئی اُمت خبردار اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور پانچ نمازیں پڑھتے رہو اور رمضان کے روزے رکھتے رہو اور اپنے اموال کی زکوٰۃ خوشی سے دیتے رہو اور اپنے خلفاء اور حکام کی اطاعت کرتے رہو۔ تو تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

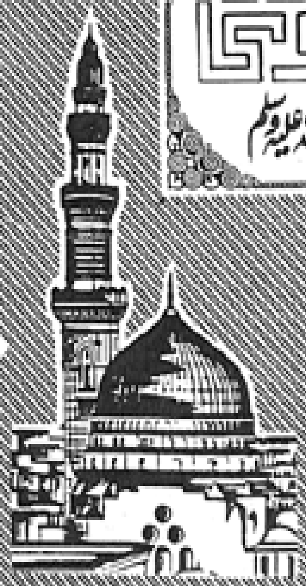

اشتہار ــــــ از بندۂ خدا

اظہار تعزیت

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر پرانی نمائش پر ایک تعزیتی اجلاس ہوا جس میں مجاہد ملت مولانا محمد ذکریا سابق ایم۔ پی۔ اے سندھ کے انتقال پُرملال پر سخت افسوس کا اظہار کیا گیا۔ مولانا کی دینی و سماجی خدمات قابل تعریف تھیں۔ آپ غیرت ایمانی اور خدمت خلق کے اعلیٰ جذبہ سے سرشار تھے اور مولانا جرأت و بہادری کے پہاڑ تھے اور ان کے انتقال سے ملک کو ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔

آخر میں دعائے مغفرت کی گئی کہ اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

شرکاء اجلاس۔ رانا محمد انور، مولانا محمد انور فاروقی، مولانا النعمان مصطفےٰ، جناب محمد سہیل صدیقی، جناب محمد امین

اظہارِ تعزیت

حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب مہتمم مدرسہ تقویت الاسلام نواں جنڈانوالہ کے والد محترم حضرت مولانا عبدالقدوس صاحب پچھلے دنوں طویل علالت کے بعد دارالبقاء کی طرف روانہ ہو گئے۔ مولانا مرحوم اپنے علاقے کے جید علماء دین اور مولانا مفتی کفایت اللہ صاحبؒ کے خاص شاگردوں میں سے تھے۔ ابتداء میں مدرسہ امینیہ دہلی میں درس و تدریس کے فرائض انجام دیئے۔ اس کے بعد اپنے علاقہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں میں، اپنے آبائی گاؤں موضع پائی میں تمام زندگی درس و تدریس میں گذاری۔ عالمی مجلس نواں جنڈانوالہ نے ان کی وفات پر دلی تعزیت کی ہے۔

اٹک میں چوتھی سالانہ ختم نبوّت کانفرنس

رپورٹ: فخرالاسلام فیصل۔ نمائندہ اٹک

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد اٹک شہر میں چوتھی سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی

طبّی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختم نبوّۃ

سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۲۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس ایم اے

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

ھوالشافی — افتخار الاطباء

○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کریں ○ عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغہ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

اوقات مطب

موسم گرما ۷ تا ۲ بجے نماز عصر تا نماز عشاء

موسم سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء

جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، ۵۶/او سرکلر روڈ بنی چوک راولپنڈی، فون ۵۵۱۶۷۵

اس کانفرنس کے مہمان خصوصی حضرت الامیر خواجہ خان محمد مدظلہ خانقاہ سراجیہ کندیاں تھے۔ صدارت مفسر القرآن حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی نے کی۔ جلسہ کا آغاز مولانا عزیز الرحمٰن صاحب شکردرہ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جناب نذیر احمد صاحب نے پنجابی زبان میں نظم سنا کر بے شمار داد وصول کی۔ مرکزی مبلغ حضرت مولانا قاضی اللہ یار صاحب نے خطاب کرتے ہوئے متعدد حوالہ جات سے قادیانیوں سے بائیکاٹ کے دلائل دے کر قادیانیوں سے علاج کرانے، ان کی معاونت کرنے اور تعلقات کو غیر شرعی ثابت کیا۔

تحریک ختم نبوت کے عالمی مناظر مولانا عبدالرحیم اشعر نے جنہوں نے ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے دوران قومی اسمبلی میں مولانا مفتی محمودؒ کی معاونت کی تھی اور بیرون ملک قادیانیوں کی طرف سے قائم کردہ تمام مقدمات میں مسلمانوں کی طرف سے پیروی کرتے ہیں۔ انہوں نے قادیانیوں کی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا اور حکومت وقت سے مطالبہ کیا کہ امتناع آرڈیننس پر عمل درآمد کرایا جائے۔ عالمی مبلغ مولانا اللہ وسایا صاحب نے کہا کہ لوگ مرزائیوں کے پڑھے لکھے ہونے کی مثال دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہندوستان کا ہندو پڑھا لکھا ہے خود بُت بناتا ہے اور خود اس کی پوجا کرتا ہے۔ یہاں اُن کے پڑھے لکھے کی دلیل نہیں بلکہ اللہ پاک نے اُن کے عقلوں پر پردہ ڈال رکھا ہے۔ مولانا نے کہا کہ مرزا قادیانی نے بکواس کی (نعوذ باللہ) میرے ساتھ اللہ پاک نے وہ کام کیا جو ایک خاوند اپنی بیوی کا کرتا ہے۔ یہاں مرزائیوں کے پڑھے لکھے کی نہیں بات عقل کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان مرتدوں کی عقل پر پردہ ڈال دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ مرزائیوں کے اخلاق بہت اچھے ہیں۔ کوئی شخص اپنے نبیؐ کی توہین سنے اور چپ رہے یہ اچھے اخلاق کی دلیل نہیں، بے غیرتی اور جھوٹے ہونے کی دلیل ہے۔

آخر میں سابق ایم پی اے مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب نے بھی خطاب کیا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مرزا عبدالعزیز نے انجام دیئے۔

بقیہ مبزم

پاکستان کے ذرائع ابلاغ ریڈیو، ٹی وی، اخبارات کے نزدیک گلوکار، ہدایت کار، فلمی ایکٹرز، کھلاڑی تو کچھ جگہ پاتے ہیں لیکن علماء، صلحاء، اتقیاء، صوفیاء اور مشائخ کی ان کے ہاں کوئی قدر و منزلت نہیں۔ اسلام ایک جامع دین متین ہے جس نے علوم و معارف کے علاوہ عقائد، اعمال، اخلاق، معاشیات واقتصادیات، سیاسیات بلکہ ہر مسئلہ میں امت کی راہنمائی فرمائی ہے۔

بدقسمتی یہ ہے کہ جن لوگوں کو علوم اسلامیہ تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، صرف، معانی، منطق اور فلسفہ سے ذرا بھی مس نہیں وہ آج اسلام کی تعبیرات میں اتھارٹی سمجھے جاتے ہیں۔ نت نئے مسائل پیدا کر کے اسلام کو تختہ مشق بنایا جارہا ہے ذرائع ابلاغ ایسے لوگوں کو تو اہمیت دیتے ہیں جنہیں لکھنے کا سلیقہ آتا ہے یعنی جن کی تحریر میں ادب کی چاشنی پائی جاتی ہو چاہے وہ خدا و رسول، صحابہؓ و اہل بیتؓ، فقہاءؒ و محدثینؒ پر طعن و تشنیع کی زبان دراز کریں۔

المیہ یہ ہے کہ وہ اخبارات جن کی اشاعت زیادہ ہے وہ اپنی اشاعت کی توسیع کیلئے اخلاق و شرافت کی تمام حدود پھلانگ کر مختلف ایڈیشن شائع کرنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ آئے دن فلمی ایکٹرس، اخلاق و شرافت سے عاری گلوکارائیں اور عریانیت کی داعی بے حجاب مستورات ہیں منکشوفات کی تصاویر کو آرائش و زیبائش کے ساتھ شائع کر کے نوجوان نسل کو خدا و رسولؐ کے خوف سے عاری کرنے میں سرپرستی کر رہے ہیں۔

میں آپ کے اس مؤقر جریدہ کی وساطت سے پاکستان کے ارباب اقتدار اور اخبارات کے مالکان و دیگر قومی اخبارات کے مدیروں و مالکوں سے گذارش کروں گا کہ خدارا قبر و حشر کی فکر کرتے ہوئے عریانی و فحاشی کے اس بدترین سیلاب کے آگے بند باندھنے کی کوشش کریں۔ جو کہیں تمام معاشرے کو بہا کر نہ لے جائے۔ نیز ان خواتین سے بھی گذارش کروں گا جو اپنے حسن و جمال کی نمائش میں اخلاق و شرافت کی تمام قدریں ڈھا کر عریانیت کے سوداگر بے رہی ہیں۔ وہ بھی اپنی عاقبت کی فکر کرتے ہوئے اس بدترین فعل کے ارتکاب سے توبہ تائب ہو کر اپنے پروردگار عالم کے حضور سرخروئی حاصل کریں۔

بقیہ.. خط کا جواب

اسے نے تو کلمتہ الفصل بھاٹے پر ڈبل تکفیر کر دی ہے۔

ان حوالجات سے مقصود صرف یہ ہے کہ آپ نے "غیر شرعی نبی" مرزا قادیانی کو ثابت کرنے کی جو سعی کی ہے وہ صحیح اور درست نہیں۔ سچی بات یہی ہے کہ مرزا قادیانی خود اپنی نظر میں اور دیگر جانشینوں کی نظر میں صاحب شریعت نبی تھے۔ اس لئے آپ کی کتاب اور آپ کے بیان کردہ سارے استدلال کی عمارت دھڑام سے زمین پر آرہتی ہے۔

امید ہے کہ آنجناب اس مسئلہ کو حل کر کے مشکور فرمائیں گے۔

نوٹ۔ واپسی لفافہ مع ڈاک کے ارسال ہے۔

رجسٹری نمبر ۲۸۸۷۹۹ یہ ہے۔ والسلام

یکم جون ۸۸ء محمد اقبال عفی عنہ۔ مانچسٹر

بقیہ.. کرامت حضرت ابوبکر صدیق

یہ پہلے سے بھی زیادہ ہے۔ دوسری روایت کے مطابق فرمایا" اب یہ پہلے سے تین گنا زیادہ ہے۔ جب سب لوگ سیر ہو چکے تو اس کھانے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ کھانا بھیجا۔ آپ نے اس میں سے کچھ لے لیا، صبح کو اور لوگوں نے کھایا! واللہ اعلم کتنے لوگ تھے۔ ان سب نے اس کھانے میں سے کھایا۔

(ماخوذ ثانی اثنین صفحہ ۱۸۳)

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی (الحدیث)

کل پاکستان ساتویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس

بتاریخ
۱۳، ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۸ء
بمطابق: یکم و ۲ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ
بروز
جمعرات، جمعۃ المبارک

بمقام
مسلم کالونی ~~ربوہ~~
صدیق آباد

زیر صدارت
مخدوم المشائخ حضرت مولانا **خواجہ خان محمد** صاحب
امیر مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

- حسب سابق تزک و احتشام سے منعقد ہوگی
- کانفرنس میں چاروں صوبوں سے تمام مکاتب فکر کے رہنما تشریف لائیں گے۔ اس تشتت و افتراق کی مسموم فضا میں یہ کانفرنس اتحاد ملی کا سیمینار ثابت ہوگی۔
- جسمیں ملک بھر کے مشائخ، علماء، اکابرین امت، رہنمایان قوم دانشور، وکلاء غرضیکہ ہر طبقۂ حیات سے تعلق رکھنے والے رہنما شرکت کریں گے۔

○ تمام مقامی جماعتیں آج سے تیاری شروع کردیں ○ کانفرنس کو بہتر بنانے کے لیے اپنی اپنی تجاویز ارسال کریں۔
○ جوق در جوق شرکت سے کانفرنس کو مثالی اور کامیاب بنائیں۔

(مولانا) **عزیز الرحمٰن جالندھری** ناظم اعلیٰ مرکزی **عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت** مرکزی دفتر ملتان پاکستان

رابطہ کیلئے:

ملتان ۳۰۹۷۸
فیصل آباد ۲۴۷۰۰ / ۳۳۵۲۲
سرگودھا ۶۰۴۷۴۴
ربوہ ۴۶۶
لاہور ۵۳۴۴۳
گوجرانوالہ ۷۵۶۵۶
ننکانہ صاحب ۷۲۹
سیالکوٹ ۸۲۲۶۳
راولپنڈی ۵۵۱۷۷۵
اسلام آباد ۸۲۹۱۸۶
ڈیرہ غازیخان ۳۳۵۳ ۴۴
ڈیرہ اسماعیل خان ۳۶۶۱
بہاولپور پی پی ۲۷۹۵
بہاولنگر ۵۵۳
رحیمیار خان ۳۰۱۸
پشاور ۶۲۸۳۹
ٹنڈو آدم ۵۱۳
حیدر آباد ۸۴۳۸۶
نوابشاہ ۴۴۷۸
بخارا مسجد کنزی ۶
احمد پور شرقیہ ۹۰۲
بنوں جامع مسجد بازار [illegible]
خانیوال ۴۲۹
ہری پور ۴۳۸۶
ڈہرکی ۳۱۵
صادق آباد ۲۵۱۱
بھکر ۸۸۶
خانقاہ سراجیہ میانوالی
مانسہرہ مرکزی جامع مسجد ۳۸۲۲
اٹک ۲۸۶۲
جھنگ ۲۸۶۹ / ۳۲۹۵
سکھر ۸۵۹۱۳ / ۸۷۲۷۴
کوئٹہ ۷۱۱۶۴ / ۷۰۹۳۷ / ۷۳۶۵۶
ٹوبہ ٹیک سنگھ ۲۷۱۱ / ۲۸۱۱

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160